وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی تعلیمی و تربیتی ترجمان

زرِ اشتراک
سالانہ .... ۱۰ روپے
ممالکِ غیر .... ۲۰ روپے

ایڈیٹر : محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر : جاوید اقبال اختر

۱۸ر محرم ۱۳۹۳ ہجری | ۲۲ر تبلیغ ۱۳۵۲ ہش | ۲۲ر فروری ۱۹۷۳ء

ایک رحمت کا نشان ــــ "پیشگوئی دربارہ مصلح موعود"

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام "مصلح موعود" کے بارہ میں عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"خدائے رحیم و کریم نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرّعات کو سُنا اور تیری دُعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفّر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسُول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھُلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذُرّیت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دِل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظھر الاوّل و الاٰخر مظھر الحقّ والعَلاء کأنّ اللہ نزل من السّماء۔ جس کا نزول بہت مُبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ ہم اُس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔

(از اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۳)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مصلح موعود نمبر
مورخہ ۲۲ر تبلیغ ۱۳۵۲ ہجری شمسی!

اور قومیں اس سے برکت پائیں گی

مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں جو لمبی الہامی عبارت درج ہے اس پر جب نظرِ تدبر ڈالی جائے تو اس میں عجیب قسم کا پُر لطف سلسلہ مضامین ملتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متضرعانہ دعاؤں کے زمانہ سے لے کر قبولیت دُعا کا نشان دئے جانے کے بعد سے پیدائش مصلح موعود، اس کا عہدِ طفولیت، جوانی، کہولت اور آخر میں وصالِ الٰہی تک کے تمام زمانوں کے متعلق درجہ بدرجہ بڑی تفصیل کے ساتھ پیش از وقوع باتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ ساری تفصیل ایک ہی صحبت میں بیان ہونا ممکن نہیں اس لئے اس وقت ہم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی صرف آخری عمر کے حصّہ کے بارہ میں بیان فرمودہ عظیم الشان پیش خبریوں کی نسبت کچھ کہنا چاہیں گے ــــــ!!

جس عجیب بات اور خاص نکتے کی طرف ہم نے اُوپر اشارہ کیا ہے اسے ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے اشتہار ۲۰ر فروری کی تمام الہامی عبارت کو شروع سے لے کر آخر تک بغور مطالعہ کیا جائے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح لمبی رات کی تاریکی کے بعد جب پَو پھٹنے کا وقت ہوتا ہے تو اُفقِ آسمانی پہ صبح صادق کی ہلکی ہلکی روشنی رات کی تاریکیوں کو چیرتی ہوئی کرۂ ارض پر آہستہ آہستہ پھیلنے لگتی ہے یہ روشنی اور بڑھتی ہے تا آنکہ سورج کی شعاعیں زمین پر پڑنے لگتی ہیں۔ کرۂ ارض کے اس حصّہ سے تاریکی کافور ہو کر سب طرف سورج کی صاف روشنی پھیل جاتی ہے۔ اور جوں جوں سورج بلند ہوتا چلا جاتا ہے اس کی روشنی ایک طرف زیادہ وسیع خطّہ پر پھیلتی جاتی ہے تو دوسری طرف اس کی آب و تاب میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جب نیّر النہار سر پر پہنچ جاتا ہے تو دُنیا کا کوئی شخص بھی اس کے وجود سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا۔ کیا بلحاظ اس کی تابانی کے اور کیا بلحاظ زمین کے براہِ راست تمازت سے متأثر ہونے اور اس سے گہرے رنگ میں مستفید ہونے کے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا مبارک عہد بھی اسی طرح گذرا۔ آپ کی حیاتِ مبارکہ کا آخری دَور آفتاب نصف النہار کی کیفیت اپنے اندر رکھتا تھا۔ یہی وہ مبارک دَور تھا جب قوموں کو اس سے برکت پانے کا آغاز ہوا۔ اور الہامِ الٰہی کی ترتیب کے لحاظ سے بھی یہی الہامی فقرہ ہے جو مصلح موعود کی حیاتِ مبارکہ کے آخری حصّہ کے بارہ میں خبر دیتا ہے کہ "اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"!! ہے تو یہ ایک چھوٹا سا جملہ لیکن اس میں بہت ہی عجیب اور پُر لطف مضمون پوشیدہ ہے اور بہت سی غیبی باتوں کی پورا ہونے سے قبل اپنے پیارے مسیح کو مصلح موعود کے بارے میں اطلاع دی۔ جو احمدیت کے نہایت شاندار مستقبل کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

مذکورہ الہامی جملہ میں سب سے پہلے "قوم" کا لفظ غور طلب ہے۔ اس لفظ میں بڑے ہی لطیف رنگ میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس زمانہ میں قومیت کا نظریہ عام ہوگا۔ چنانچہ دیکھ لیں اس وقت ہر ملک اپنی الگ قومیت کا علمبردار ہے۔ امریکن قوم۔ انگلش قوم۔ ولندیزی قوم۔ رشین۔ عرب۔ ہندوستانی۔ یہ سب الگ الگ قومیت کے مدعی ہیں۔ اور ہر قوم اپنی ہی قوم کے لئے حقوق طلب کرنے اور اس کو فوائد پہنچانے کے لئے آواز بلند کر رہی ہے۔

پھر اس لفظ کی صورت جمع بھی غور کے قابل ہے کیونکہ الہام میں یہ لفظ جمع واقع ہوا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مصلح موعود ایسا بابرکت روحانی وجود ہوگا کہ باوجود اس زمانہ میں ہر ملک اپنی اپنی الگ قومیت کا علمبردار ہونے کے اس کی شخصیت سب کے لئے یکساں طور پر سرچشمۂ برکت نظر آئے گی۔ اس وقت وہ لوگ بھول جائیں گے اپنے دائرہ اور اپنے خطّہ کی حدود کو۔ بلکہ ان حدود سے کہیں وسیع دائرہ رکھنے والے رُوحانی تعلق کی بناء پر وہ سب ہی اس وجود سے برکتیں حاصل کرنا اپنے لئے موجبِ سعادت جانیں گے۔ اسی طرح صیغہ جمع اس بات کو خوب واضح کر رہا ہے کہ اس وجود کے ساتھ روحانی تعلق اپنے ملک کے باشندگان سے نکل کر بیرونی ممالک کے باسیوں تک میں بھی خوب پھیل جائے گا۔

دوسرے نمبر پر "برکت پانے کا" مفہوم ہے۔ جو اس دلی اعزاز و تکریم کے جذبہ کی طرف اشارہ ہے جو برکت حاصل کرنے والے افراد میں اس شخص کے حق میں پایا جاتا ہے جس کا وجود خاص قسم کی عزت اور کرامت کا مستحق ہوتا ہے ــــــ مطلب یہ کہ مصلح موعود کی رُوحانی بادشاہت ان سبھی افراد کے دلوں میں قائم ہوگی اس لئے کہ یہی وہ مشترکہ سٹیج ہے جس پر دُنیا کے سبھی افراد اور سبھی قومیں اکٹھی ہو سکتی ہیں اس پہلو سے خوب غور کر کے دیکھ لیجئے آئزن ہاور۔ کینیڈی۔ نکسن۔ یا چرچل۔ چیمبرلین۔ شاہِ انگلستان۔ یا لینن۔ سٹالن۔ کوسی گن۔ حتیٰ کہ ہمارے ملک کے سیاسی نیتا گاندھی جی۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ ذاکر حسین وغیرہم کے بارے میں ایسا دعویٰ ہرگز ہرگز نہیں کیا جا سکتا۔ ان میں سے کوئی بھی تو ایسا نہیں جسے بین الاقوامی طور پر اس نوع کی رُوحانی پوزیشن ہو کر دُنیا کے شرق و غرب، جنوب و شمال سبھی خطوں میں بسنے والوں کے دلوں میں اس کی محبت جاگزیں ہو۔ اس لئے کہ یہ سب اپنے زمانے کے بہت بڑے لیڈر ہونے کے باوجود محض دنیوی لیڈر رہے۔ جن کی مساعی خاص خطہ اور خاص افراد تک محدود تھی۔ اس دائرہ میں بے شک وہ اپنے اپنے نقطۂ نگاہ سے کامیاب ہوئے۔ مگر اس جگہ سوال بین الاقوامی محبت اور الفت کا مرکز ہو جانے کا ہے۔ علاوہ ازیں، ان سب لیڈروں میں سے کسی کو ایسے مقام اور مرتبہ کا دعویٰ بھی نہ تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کو وہ رُوحانی مقام بخشا جس میں اکنافِ عالم کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لینے کی زبردست قوّت موجود ہے۔

اب آئیے ان اسباب پہ نگاہ کریں جن کے باعث مصلح موعود کا وجود "قوموں" کے لئے برکت پانے کا نقطۂ مرکزی بنا:- اس کے لئے سب سے پہلے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ فی زمانہ برکاتِ ربانی کا منبع دو چیزیں ہیں:-

اوّل: مقدس ذاتِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم۔

دوم: قرآن پاک جو کلامِ ربانی ہے۔

اوّل الذکر سرچشمہ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام سے اشارہ ملتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ حضور کو الہاماً فرماتا ہے:-

كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ

اور دوسرے سرچشمہ کے بارہ میں آیتِ کریمہ هٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ روشنی ڈالتی ہے۔

اب دیکھو جو شخص فی زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لیکر ساری دُنیا میں نکلا ہے اور آپ کے مشن کو روئے زمین میں پھیلا دینے کا عزم رکھتا ہے وہ بلا شبہ بابرکت وجود ہے۔ اسلام کے الٰہی مشن کو تمام ہی نوعِ انسان تک سچی ہمدردی اور پوری انسانی خیرخواہی کے جذبہ سے پھیلانے کا سبق پاک محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی مقدس اور بابرکت تعلیم ہے اور جو کوئی بھی اس سبق کو خود سیکھ لیتا ہے اور پھر حضورؐ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپؐ کے لائے ہوئے نور کو حضورؐ کا شاگرد بن کر اکنافِ عالم میں پھیلانے کی جدوجہد کرتا ہے تو وہ بھی بابرکت ہوا۔ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ کے حصّہ الہام سے صاف ظاہر ہے کہ دو ہی وجود بابرکت ہیں۔ ایک ذاتِ مقدس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم، جو خیر و برکت میں ساری ہی نوعِ انسانی کے معلّم ہیں اور دوسرا وہ جو آپ کا کامل شاگرد بن کر حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کو اپنا لیتا ہے۔ اور ہم دیکھ چکے ہیں کہ اس نوع کی شاگردی کا ثبوت حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ۵۲ سالہ درخشندہ دورِ خلافت میں عمل کے آئینہ میں دکھا دیا ــــــ!!

پھر دوسرے درجہ پر قرآن کریم کے سرچشمۂ خیر و برکت ہونے کے لحاظ سے دیکھ لیں۔ حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ لو کان الایمان (اور بعض مقامات میں لو کان القرآن بھی کہا گیا ہے) معلقاً بالثریا لنالہ رجل او رجال من ابناء فارس۔ اس کے مطابق قرآنی علوم کو صحیح رنگ میں دُنیا سے متعارف کرانا فی زمانہ ابناء فارس کا کام تھا۔ اس لحاظ سے بھی حضرت مصلح موعود جو سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے فرزند ارجمند ہیں آپ نے اپنے زمانہ خلافت میں قرآن کریم کے تراجم دوسری زبانوں میں کرانے اور اُن کی وسیع تر اشاعت کا پروگرام بنایا۔ اس طرح قرآنی برکات کو "قوموں" تک پھیلانے میں حضرت مصلح موعودؓ کا ایسا کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک ایک شاندار یادگار سمجھا جائے گا۔ حضورؓ نے اس رُوحانی مائدہ کو ایسا وسیع کیا۔ اور پھیلایا کہ فی الواقع **قومیں** اس سے برکت پا رہی ہیں۔

قرآن کریم کا دوسری زبانوں میں ترجمہ کر کے ایک منصوبہ بند طریق پر شائع کرنے کا کام، ساری دُنیا میں تبلیغ اسلام کے فریضہ کی بجا آوری کے ساتھ ایسے نمایاں طور پہ جماعت احمدیہ کی طرف منسوب ہو چکے ہیں کہ گویا یہ جماعت کا غالب صفات ہی بن گئے ہیں۔ اور ابھی تو اس نیک کام کا آغاز ہی ہے۔ جب حسب پروگرام اپنی پوری وسعت کے ساتھ آگے بڑھا تو دُنیا دیکھ لے گی کہ مصلح موعود کی نسبت جو ۸۷ سال پہلے بشارت سنائی گئی تھی وہ کس شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ اور حضرت مصلح موعود کے مبارک وجود سے فی الواقع قومیں برکت پا رہی ہیں ــــــ!!

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا ایک حقیقت افروز اور پُر معارف مکتوب

ایک جرمن مستشرق کی عرضداشت کے جواب میں

ماہ فتح ۱۳۳۰ہش مطابق دسمبر ۱۹۵۱ء کا واقعہ ہے کہ ایک مشہور جرمن مستشرق نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں تحریری درخواست کی کہ وہ تحریک احمدیت کے بارے میں ایک کتاب لکھ رہے ہیں اس تعلق میں انہیں بعض سوالات کے جواب مطلوب ہیں۔ ان کی راہنمائی فرمائی جائے۔ حضور پُرنور نے اس درخواست کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے ایک حقیقت افروز اور پُر معارف مکتوب رقم فرمایا جس کا مکمل متن تاریخ احمدیت کی تیرہویں جلد میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ اہم اور یادگار مکتوب قارئین "الفضل" کے اضافہ علم و ازدیادِ ایمان کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر (جلّ شانہ، وعزّ اسمہ) حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رُوح پر ہر ہر لمحہ بے شمار رحمتوں اور برکتوں کی بارشیں نازل فرمائے۔ جن کے جاری فرمودہ علومِ ظاہری و باطنی کے پاک چشموں سے آج بھی دُنیائے احمدیت فیضیاب ہو رہی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی ؎

اِک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

یاد رہے یہ جرمن مستشرق مسٹر ٹلٹاک ہیں جو حضرت مصلح موعودؓ کی رُوحانی توجہ اور دعا کی بدولت حضورؓ کی زندگی میں ہی حلقہ بگوشِ اسلام ہوگئے اور زُبیر کے نام سے موسوم ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ (دوست محمد شاہد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

آپ کا خط مورخہ یکم دسمبر ۵۲ء ملا۔ آپ کے دریافت کردہ سوالات کے جواب مندرجہ ذیل ہیں:-

پہلا سوال:

کیوں احمدیہ جماعت حقیقی اسلام ہے؟

جواب:

احمدیہ جماعت کی نسبت جو یہ کہا جاتا ہے کہ وہ حقیقی اسلام ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام اس امر کا مدعی ہے کہ اس کی تعلیم آخری تعلیم ہے۔ جو حصہ اجتہاد کے لئے چھوڑا گیا ہے اس میں ماہرینِ اسلام کو اجتہاد کرنے کا حق حاصل ہے لیکن وہ اجتہاد ایسے لوگوں پر نہ حجت ہے اور نہ ان کو پابند کرسکتا ہے۔ جو اس اجتہاد سے متفق نہیں۔ ہر شخص کے سامنے ایسا مسئلہ آجائے گا۔ اگر اس کی عقل اسے تسلیم کرے گی تو وہ مانے گا۔ اور اگر عقل تسلیم نہیں کرے گی تو نہیں مانے گا۔ لیکن کچھ حصہ شریعتِ اسلام کا ایسا ہے جو بطور نص کے آیا ہے۔ یعنی قرآن کریم یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں اس کو واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے متعلق ترجمہ یا تشریح کا تو سوال پیدا ہوسکتا ہے۔ اجتہاد کا سوال پیدا نہیں ہوسکتا۔ ایسی تعلیم اسلامی نقطۂ نگاہ سے غیر متبدل ہے۔ جو ایسی تعلیم کو نہیں مانتا اُسے یہ تو حق حاصل ہے کہ وہ کہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ غلط کر دیا گیا ہے جسے وہ لغت اور صرف و نحو کے قواعد سے ثابت کرسکتا ہے۔ لیکن اُسے یہ حق حاصل نہیں کہ وہ یہ کہے کہ گو مفہوم لفظوں سے یہی نکلتا ہے۔ مگر مَیں زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے اس میں فلاں فلاں تبدیلی پسند کرتا ہوں۔

اس تشریح سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اسلام کی اس تعلیم کے بموجب اب کوئی نیا مذہب نہیں آسکتا۔ کیونکہ جیسا کہ بتایا گیا ہے اسلام کا دعویٰ ہے کہ اس کی تعلیم دائمی ہے۔ پس اگر کوئی فرقہ نیا پیدا ہوتا ہے جو پُرانے فرقوں سے اختلاف رکھتا ہے اور اس کا اختلاف بہت نمایاں نظر آتا ہے تو پُرانے عوام یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید ان لوگوں نے اسلام سے باہر کوئی نیا مذہب نکالا ہے۔ اسی طرح غیر مسلم لوگوں کو بھی یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید یہ کوئی نیا مذہب ہے۔ پس اس شبہ کو دُور کرنے کے لئے یہ لکھا جاتا ہے کہ

احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ یعنی احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں ہے۔ بلکہ جہاں وہ دوسرے فرقوں سے اختلاف کرتی ہے وہاں وہ یہ دعویٰ بھی کرتی ہے کہ اختلاف اِسلام سے نہیں بلکہ موجودہ فرقوں سے ہے۔ اِسلام کی صحیح تشریح وہی ہے جو کہ احمدیت پیش کرتی ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ اس کا یہ دعویٰ کہاں تک سچ ہے۔ سو اس کا فیصلہ اس طرح کیا جائے گا کہ جس طرح ہر سچائی کا کیا جاتا ہے۔ یعنی ہر انسان کو خدا تعالےٰ نے عقل دی ہے۔ وہ اپنی عقل سے احمدیت کے دلائل کا موازنہ کرے گا۔ اور پھر فیصلہ کرے گا۔ اگر احمدیت جو قرآن کی تشریح پیش کرتی ہے وہ قرآن کریم کی دوسری آیتوں کے مطابق ہے اور لغتِ عربی اور عربی گرامر دونوں اس کی تصدیق کرتی ہیں یا اسے جائز قرار دیتی ہیں اور عقل بھی اور ضمیر بھی انہی معنوں کی تائید کرتی ہے تو ماننا پڑے گا کہ احمدیت والی تشریح ہی درست ہے۔ دوسری تشریح غلط ہے۔ اور چونکہ وہ تشریح کوئی نیا عقیدہ نہیں ہے اس لئے اگر وہ تشریح درست ہے تو پھر احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے ...... "

دُوسرا سوال:

احمدی لوگ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ بدھؑ۔ زرتشتؑ اور مسیحؑ کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

جواب:

یہ سوال جو آپ نے کیا ہے یہ بھی اُوپر والے سوال کا حصہ ہے۔ اس سوال کے متعلق احمدیت جو تعلیم دیتی ہے وہ اس وقت کے مسلمانوں کے لئے عجوبہ ہے۔ اور وہ اس تعلیم کی وجہ سے بھی احمدیوں کو اسلام سے خارج کہتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ بتایا جائے گا یہ اُن کی غلطی ہے ...... جہاں تک ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ اور عیسےٰؑ کا سوال ہے اس کے متعلق سب مسلمان متفق ہیں کیونکہ ان تینوں نبیوں کا نام قرآن کریم میں آیا ہے۔ اور اُن کی نبوت کا اقرار کیا گیا ہے۔

حضرت مسیحؑ کے متعلق احمدیت کو غیر احمدی مسلمانوں سے اتنا اختلاف ہے کہ احمدی عقیدہ کے مطابق قرآن کریم سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں (سورہ مائدہ آیت ۱۱۷ و آلِ عمران آیت ۵۵ و نساء آیت ۱۵۸) لیکن غیر احمدیوں کے نزدیک حضرت مسیح آسمان پر اُٹھائے گئے ہیں۔ اور اب تک زندہ ہیں۔ یہ عقیدہ عیسائیوں والا عقیدہ نہیں کیونکہ عیسائیوں کے نزدیک مسیحؑ صلیب پر چڑھائے گئے۔ اور اس پر فوت ہوگئے۔ اور پھر زندہ کئے گئے۔ مسلمان اس کو نہیں مانتے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھانے کے لئے یہودی اور گورنمنٹ کی پولیس پکڑنے کے لئے گئی تو خدا تعالےٰ نے اُن کو آسمان پر اُٹھالیا۔ اور یہودا اسکریوطی کو یا کسی اور یہودی کو (اس میں ان کے اندر اختلاف ہے) مسیح کی شکل دے دی گئی۔ اور پولیس اور یہودیوں نے اس شخص کو مسیح سمجھ کر صلیب پر لٹکا دیا۔ اور وہ اس پر مرگیا۔ احمدیہ عقیدہ یہ ہے کہ مسیح صلیب پر لٹکایا گیا۔ لیکن قرآن کریم کی رُو سے وہ صلیب پر مرا نہیں۔

"احمدیت نے آکر پھر صحیح تعلیم دُنیا کے سامنے پیش کر دی۔ اور ضمیر کو اُن قیدوں سے آزاد کر دیا جو کہ گزشتہ صدیوں میں اس کے اُوپر لگا دی گئی تھیں۔ اب وہ پھر زندہ ہوگی۔ اور ادھر اسلام کی تعلیم زندہ ہوگی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ضمیر اور عمل کی وجہ سے وہ جدّوجہد جو قوموں کو ہمیشہ راہِ راست پر رکھتی ہے۔ احمدیت کی وجہ سے پھر جاری ہوجائے گی اور چونکہ اسلامی تعلیم سوشل اور پولیٹیکل لحاظ سے نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے لازماً ایک احمدی اس کی نقل کرنے پر مجبور ہوگا۔ اور اسے دیکھ کر دوسرے مسلمانوں کا بھی ایک حصہ۔

پس دنیا میں وہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم پھر قائم ہوجائے گی جس کو اسلام دُنیا کے فائدہ کے لئے لایا تھا۔"

(المصلح الموعودؓ)

اور انجیل کی رُو سے وہ صلیب پر سے زندہ اُتار لیا گیا۔ جیسا کہ صلیبی واقعات سے اور نیزہ مارنے کے واقعات سے ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ نیزہ مارنے پر سیّال خون نکلا ہے۔ مُردے میں سے خون نہیں نکلا کرتا۔ گو انجیل نے اس کو خون اور پانی کے لفظ سے بیان کیا ہے۔ مگر خون اور پانی الگ الگ تو نکلا نہیں کرتے۔ دراصل سیّال خون کو ہی خون اور پانی کے لفظوں سے بیان کیا گیا ہے اور یہ ہمیشہ زندوں میں سے نکلا کرتا ہے۔ اسی طرح خود مسیحؑ نے اپنے متعلق جو پیشگوئیاں کی ہیں اُن سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ زندہ ہی صلیب سے اُتارا گیا۔ اور زندہ ہی قبر میں رکھا گیا۔ کیونکہ اس نے اپنے صلیب کے واقعہ کو یونس نبی کے مچھلی کے پیٹ میں جانے والے واقعہ کے مشابہ قرار دیا ہے۔ اور یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں زندہ ہی گیا تھا اور زندہ ہی نکلا تھا۔ پس اِس پیشگوئی کے مطابق مسیح بھی زندہ ہی قبر میں داخل ہوُا اور زندہ ہی نکلا۔ اسی طرح صاف لکھا ہے کہ مسیح نے تھوما کو کہا کہ میرے زخموں میں انگلیاں ڈال۔ مسیحیوں کے عقیدہ کے مطابق مسیح کا جسم تو انسان کا جسم تھا۔ وہ آسمان پر نہیں گیا۔ نہ وہ آسمان سے آیا تھا۔ اور صلیب جسم کو دی گئی تھی نہ کہ رُوح کو۔ پس زخموں کا موجود ہونا اور تھوما سے اس میں انگلیاں ڈلوانا بتاتا ہے کہ مسیح اسی حیثیت سے دُنیا میں موجود تھا جس حیثیت سے وہ صلیب سے پہلے تھا۔ صرف صلیب سے زخم اس پر آ گئے تھے۔ اسی طرح لکھا ہے کہ مسیح کہتا ہے کہ مَیں بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کو جمع کرنے کے لئے آیا ہوں۔ لیکن صلیب سے پہلے تو مسیحؑ کو گمشدہ بھیڑوں تک جانے کا کبھی موقع ہی نہیں ملا۔ پس یقیناً وہ صلیب سے زندہ اُتارا گیا۔ اور پھر گمشدہ بھیڑوں کی طرف یعنی ایران۔ افغانستان اور کشمیر کی طرف گیا۔ جیسا کہ تاریخ سے ثابت بھی ہے۔ اس کے متعلق آپ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" پڑھیں یا سلسلہ کے مبلغ مولوی جلال الدین صاحب شمسؔ کی کتاب Where did Jesus die? دیکھیں۔

بدھ اور زرتشت کے متعلق دوسرے مسلمانوں کا خیال یہی ہے کہ وہ جھوٹے تھے۔ مگر احمدیّت کہتی ہے کہ وہ بھی سچے نبی تھے۔ کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ صاف فرماتا ہے کہ :-

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ

(سورہ فاطر آیت ۲۴)

کوئی قوم دُنیا میں ایسی نہیں جس میں نبی نہ آئے ہوں۔ یہی عقیدہ عقل کے مطابق ہے اور جب قرآن مانتا ہے کہ کئی قوموں کے نبیوں کا اس نے ذکر نہیں کیا۔ لیکن آئے وہ ضرور ہیں۔ اور جب ہمیں نظر آتا ہے کہ مختلف ملکوں میں ایسے لوگ گذرے ہیں جنہوں نے نہایت اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی ہے اور باوجود اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کرنے کے اللہ تعالےٰ نے انہیں تباہ نہیں کیا اور بڑی بڑی جماعتیں اُن کے ذریعہ قائم ہوئی ہیں حالانکہ بائبل اور قرآن کی رُو سے جھوٹے نبی کامیاب نہیں ہوتے۔ بلکہ تباہ کئے جاتے ہیں تو ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ یہ لوگ نبی تھے۔ اور اگر ہم ان کو نبی نہ مانیں تو قرآن کریم کا دعویٰ جھوٹا ہوتا ہے کہ ہر قوم میں نبی آئے تھے۔

غیر احمدی کہتے ہیں کہ قرآن کریم نے نام نہیں لیا۔ ہم کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے قرآن نے نام نہیں لیا۔ اور نہ وہ دُنیا کے سارے نبیوں کا نام لے سکتا تھا۔ وہ کوئی Statistics کی کتاب نہیں ہے۔ لیکن جب وہ کہتا ہے کہ ہر قوم میں نبی آئے تو جو لوگ ان قوموں میں ایسے پائے جاتے ہیں جن پر نبیوں کے حالات صادق آتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اُن کی نبوت کا اقرار نہ کریں۔

تیسرا سوال :

تیسرا سوال آپ کا یہ ہے کہ مذاہب کے لئے احمدیّت کیا اہمیت رکھتی ہے۔ اور سوشل لحاظ سے اور پولیٹیکل لحاظ سے وہ بنی نوع انسان کو کیا فائدہ بخشتی ہے؟

جواب :

اِس سوال کا اصل جواب تو یہ ہے کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں ہے جیسا کہ اُوپر بتایا جا چکا ہے TRUE اسلام ہے۔ اس لئے سوشل اور پولیٹیکل WELFARE کے لحاظ سے جو اسلام دُنیا کو فائدہ بخش سکتا ہے وہی فائدہ احمدیت دنیا کو بخشتی ہے۔ PRACTICALLY یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ اسلام کی تعلیم ان دونوں اُمور کے متعلق ایک DEAD LETTER کے طور پر ہو چکی تھی۔ مسلمان ایک لمبے عرصے کی کامیابیوں کے بعد مختلف قسم کی خرابیوں میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اور چونکہ وہ مذہبی آدمی تھے، ان کی کانشنس ان کو ملزم کرتی رہتی تھی۔ اور کانشنس کے الزام کو انسان زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکتا اس لئے ان کے لئے دوٗ ہی رستے کُھلے رہ گئے تھے۔ یا تو وہ اپنی بداعمالیوں کو چھوڑ کر صحیح اسلامی تعلیم کی طرف واپس آجاتے تب ان کی کانشنس ان کو الزام دینا چھوڑ دیتی۔ مگر وہ اتنے سُست ہو چکے تھے اور صحیح عمل سے اتنے دُور ہو چکے تھے کہ وہ اس بات کو ناممکن پاتے تھے۔ دُوسرا رستہ ان کے لئے یہ کُھلا تھا کہ وہ مذہب کی تشریح ایسے رنگ میں کر دیں کہ وہ اُن کی بداعمالیوں کو جائز قرار دے دے۔ اور ان کی موجودہ حالت کو عین مذہبی حالت بنا دے۔ اگر ایسا ہو جاتا تو پھر بھی وہ ضمیر کی ملامت سے بچ جاتے۔ یہ رستہ زیادہ آسان تھا انہوں نے اس راستہ کو قبول کر لیا۔ احمدیت نے آکر پھر صحیح اسلامی تعلیم دُنیا کے سامنے پیش کر دی۔ اور ضمیر کو ان قیدوں سے آزاد کر دیا جو کہ گذشتہ صدیوں میں اس کے اوپر لگا دی گئی تھیں۔ اب وہ پھر زندہ ہو گی۔ اور ادھر اسلام کی تعلیم زندہ ہو گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ضمیر اور عمل کی وہ جدّ وجہد جو قوموں کو ہمیشہ راہِ راست پر قائم رکھتی ہے۔ احمدیت کی وجہ سے پھر جاری ہو جائے گی اور چونکہ اسلامی تعلیم سوشل اور پولیٹیکل WELFARE OF THE HUMAN RACE کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ لازماً ایک احمدی اس کی نقل کرنے پر مجبور ہوگا۔ اور وہ اُسے دیکھ کر دوسرے مسلمانوں کا بھی ایک حصّہ۔ پس دُنیا میں وہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم پھر قائم ہو جائے گی۔ جس کو اسلام دنیا کے فائدہ کے لئے لایا تھا۔ مثلاً موٹی مثال یہ لیجئے کہ احمدیت کے نزدیک قرآنی تعلیم یہ ہے کہ کسی کو کسی عقیدہ کے ماننے پر مجبور نہ کیا جائے۔ اور ہر انسان کو کوئی بات اپنے ماں باپ سے سُن کر نہیں ماننی چاہیئے۔ بلکہ دلیل کے ذریعہ ماننی چاہیئے۔ جب مسلمان کی قوتِ عمل مر گئی تو تبلیغ کی مشکلات برداشت کرنے کی طاقت ان میں نہ رہی تو انہوں نے اس اسلامی تعلیم کو بدل کر یہ تعلیم بنالی کہ غیر مسلم کو زبردستی مسلمان بنانا جائز ہے۔ اور اگر کوئی مسلمان اپنا عقیدہ چھوڑ دے تو اس کو قتل کر دینا ضروری ہے۔ اس طرح انہوں نے سمجھا کہ ایک طرف تو اسلام بالکل محفوظ ہو گیا۔ اب اس میں سے کوئی شخص باہر نہیں جائے گا۔ اور دوسری طرف بغیر تبلیغ کی مشکلات برداشت کرنے کے ہم کبھی کبھار غیر مسلموں کو مسلمان بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن اس سے ایک طرف تو مسلمانوں کا مذہب عقل اور محبّت کا مذہب نہ رہا بلکہ ڈر اور بے وقوفی کا مذہب ہو گیا۔ دُوسری طرف غیر قوموں اور مسلمانوں کے تعلقات بگڑ گئے۔ اب احمدیّت نے اس تعلیم کو درست کیا ہے۔ جب غیر قوموں کو معلوم ہوگا کہ اسلام تبلیغ اور دلائل کے ذریعہ سے سچائی کو پیش کرتا ہے۔ اور تمام اقوام کو اپنا بھائی قرار دیتا ہے تو یقیناً پولیٹیکل تعلقات اور سوشل تعلقات اچھے ہو جائیں گے۔ اور تلوار سے مسلمان بنانے کے بجائے مسلمان تبلیغی جدّ وجہد کرے گا اور اس میں قربانی اور ایثار اور سفر کا مادہ پیدا ہوگا اور ہر مسلمان جب یہ سمجھے گا کہ مَیں آزادی سے اپنے متعلق فیصلہ کر سکتا ہوں تو جہاں وہ غیر مذاہب کے متعلق بھی تحقیقات کرے گا۔ وہاں وہ اپنے مذہب کے متعلق تحقیقات کریگا اور آئندہ وہ ورثہ کا مسلمان نہیں ہوگا۔ بلکہ ایک محقق کی حیثیت پیدا کریگا۔ اور نہ صرف اس کا اپنا مذہب مضبوط ہوگا بلکہ انسانی سوسائیٹی کا نہایت مفید اور کار آمد وجود ہو جائے گا۔ مَیں اس مضمون کے متعلق زیادہ تفصیل سے نہیں لکھتا۔ اس لئے کہ مَیں بتا چکا ہوں کہ احمدیّت کوئی نیا مذہب نہیں ہے۔ اس بارہ میں جو اسلام کی تعلیم ہے وہی احمدیت کی تعلیم ہے اگر آپ نے میری کتاب "احمدیت" دیکھی ہے تو آپ ان دونوں امور کے متعلق جو اسلام کی تعلیم اس میں لکھی ہے اسے دیکھ لیں گو مختصر ہے مگر بہر حال ان دونوں مضامین پر وہ روشنی ڈالتی ہے اور جو روشنی وہ ڈالتی ہے وہی فائدہ احمدیت پولیٹیکل اور سوشل لحاظ سے دُنیا کو پہنچائے گی۔

چوتھے سوال کا جواب آپ کو بعد میں بھجوایا جائیگا۔

جماعت کا ہر فرد یہ عزم کر لے!

جماعت کے ہر فرد کو یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ ۳۰ راپریل ۱۹۷۳ء تک بجٹ کو پُورا کرنا ہے۔ یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ چندہ عام۔ حصّہ آمد۔ جلسہ سالانہ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں۔ اور سب سے مقدم ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود رکھی ہے اور اُن کی باقاعدگی کے لئے تاکید کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا ہے: "جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز رہ نہ سکے گا۔" اس لئے عہدہ داران وسیکرٹریان مال اور مبلغین کرام کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ امید ہے اس مالی قربانی کی اہمیّت اور سلسلہ کی ضروریات کو احباب جماعت کے سامنے مؤثر رنگ میں پیش کر کے اپنے ذمّہ بقایاجات کی ادائیگی کے لئے توجہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان و جماعت احمدیہ کی بنیاد و دائمی عالمگیر وسعت۔ ترقی، غلبہ اور استحکام کا الٰہی انتظام

اور

عظیم الشان مجموعہ و خزانہ نشانات فضل و رحمت

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے حقانیتِ اسلام کے اثبات کے لئے انعامی کتاب براہین احمدیہ شائع کر کے دنیا پر اتمامِ حجت کر دی اور پھر صداقتِ اسلام اور اپنی ماموریت کے ثبوت کے لئے نشان نمائی کے لئے اعلان فرمایا۔ اور قادیان آکر نشان دیکھنے کی میعاد ایک سال مقرر کر کے دو صد روپیہ ماہوار دینے کا بھی اشتہار دیا۔ مگر جملہ مذاہب کے نمائندوں و دہریوں وغیرہ میں سے کوئی بھی نشان دیکھنے کے لئے نہ آیا۔

ادھر حضورؑ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میرے بعد کیا ہوگا۔ حضورؑ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ الٰہی تُو نے میرے ذریعہ سے ایک سلسلہ قائم فرمایا۔ مگر میری زندگی تو چند روزہ ہے میرے اس سلسلہ کے سنبھالنے کا بھی تو انتظام فرما۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور کے مرید خاص کرنے کے لئے تحریک دل میں ڈالی۔ اور حضور اللہ تعالیٰ کی منشا پا کر ہوشیار پور میں اس عقدہ کشائی کے لئے چلّہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی عقدہ کشائی فرماتے ہوئے آپ کو ایک طویل شاندار الہام کے ذریعہ سے اسلام و احمدیت کے عالمگیر غلبہ و عروج کے لئے آپ کے خاندان و جماعت کی خبر دی جن کے متعلق بتایا کہ ان کو عالمگیر وسعت۔ فتح۔ غلبہ اور استحکام حاصل ہوگا۔ اور یہ دونوں چیزیں تمام دُنیا کے لئے بے مثال نشان ہوں گی۔ ان کے ذریعہ سے اسلام کے انوار دنیا پر پھیلیں گے۔ اور سب مذاہب ان کے سامنے ماندہ پڑ جائیں گے۔

یہ ہے وہ وسعت، ترقی اور غلبہ و استحکام جس کے لئے خدا تعالیٰ نے سامان کیا ہے۔ اور ان دونوں چیزوں کو دوام بخشا ہے۔ یہ خاندان و سلسلہ قائم و دائم رہے گا۔ اور ساری دُنیا کو منور کرے گا۔ ملاحظہ ہو وہ نشانِ عظیم جو آپ کے خاندان و سلسلہ کا محکم بنیادی پتھر ہے جس کے ساتھ تمام مذاہب کو چیلنج کیا گیا تھا اور جس نے سب کی کمریں توڑ دی تھی۔ یہ نشان یک طرفہ حضورؑ کی طرف سے پیش کیا گیا تھا۔ حضورؑ نے فرمایا:۔

"خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ و عزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لائے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار و تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

(۱) بطور ارہاص آکر جلد واپس جانے والے بشیر اوّل کی خبر:

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس رُوح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔"

(۲) فضل نامی خاص پسر موعود بشیر ثانی کے بارے میں بشارات:

"اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے ساتھ آئیگا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) (مگر بعد میں کھل گئے ناقل) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاوّل والآخر مظہر الحق والعلاء کأنّ اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امرًا مقضیًا۔"

یہ تو ہے حضورؑ کے خاص الخاص بیٹے اور دیگر بیٹوں کے بارے میں خوشخبری۔ جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور حضرت مرزا بشیر احمد اور حضرت مرزا شریف احمد کی پیدائش اور حضرت مرزا سلطان احمد کی بیعت سے پوری ہوئی۔

(۳) نئے خاندان و عالمگیر نسل کے بارے میں پیشگوئی:

"پھر خدائے کریم جلّ شانہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا" کہ:

"تیرا گھر برکت سے بھرے گا۔ اور مَیں اپنی نعمتیں تجھ پر پُوری کروں گا۔ اور خواتینِ مبارکہ سے جن میں سے تُو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی۔ اور مَیں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا۔ اور برکت دوں گا۔ مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے۔ اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی۔"

(۴) پُرانے خاندان کے حشر و انجام کی خبر

"اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی۔ اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا اُن پر بلا نازل کریگا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے۔ اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں ارد گرد پھیلائے گا۔ اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا۔ اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔"

(۵) — "تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔"

(۶) عالمگیر دعوت کے متعلق بشارت:

"اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ مَیں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا۔ پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھیگا۔

(۷) دشمنوں کی عالمگیر تباہی کی خبر اور حضورؑ کی کلّی کامیابی کی بشارت:

"اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے۔ اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔"

(۸) جماعتی عالمگیر ترقی و دائمی غلبہ کی پیشگوئی:

"مَیں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور اُن کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا۔ اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا روزِ قیامت غالب رہیں گے، جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا اُنہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔"

(۹) حضورؑ کی شان اور احمدیہ سلسلہ میں

ہفت اقلیم کی بادشاہی کی بشارت:

"تو مجھ سے ایسا ہی ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے) تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(۱۰) مخالفوں کو نشان نمائی کا عالمگیر چیلنج

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو۔"

(۱۱) بالمقابل نشان پیش نہ کرنے کی صورت میں مخالفین کے حشر کی خبر و تحدی:

"اور اگر تم پیش نہ کرسکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کرسکو گے تو اس آگ سے ڈرو جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے فقط۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)
(تذکرہ صفحہ ۱۳۹ تا ۱۴۴)

اس پیشگوئی کے بارے میں یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو سبز اشتہار میں مزید پوری وضاحتیں کر دی گئی تھیں۔ اور اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں اور دیگر اشتہارات میں اس خاص بیٹے کی پیدائش کی الہامی میعاد بتاتے ہوئے بار بار اعلان کر دیا گیا تھا کہ:۔

"ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

اس لڑکے کے بارے میں پانچ درجن کے قریب وضاحتیں ہونے کے بعد یہ نو سالہ الہامی میعاد کے اندر ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوگیا۔ اعلان میں فرمایا کہ کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔ نیز اعلان فرمایا کہ "الہام یہ بتاتا تھا کہ چار لڑکے پیدا ہوں گے۔ اور ایک کو ان میں سے ایک مرد خدا مسیح صفت الہام نے بیان کیا ہے۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل سے چار لڑکے پیدا ہو گئے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۱۴۱)

بشیر اول اور مبارک احمد فوت ہو چکے تھے۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب اس وقت بیعت میں داخل نہ تھے۔ لہٰذا صرف تین لڑکوں کے لئے دعائیں کیں اور خاص پسر موعود محمود کے لئے خاص طور پر اندھیرے کا تعلق ظاہر کرتے ہوئے اسے اس سے دور کرنے کے بھی یوں دعا کی ؎

تخت جوانی پہ ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
اس کے ہیں دو برادر ان کو بھی رکھیو خوشتر
تیرا بشیر احمد تیرا شریف اصغر

مصلح موعود کی الہامی تعیین و کامل انکشاف و عالمگیر انقلاب کی خبر:

اللہ تعالیٰ نے حضور کی جملہ دعائیں قبول کرتے ہوئے موجود الوقت ان تینوں میں سے ایک کی الہامی تعیین کر کے کامل انکشاف فرما دیا جس کا اعلان حضور نے اس طرح فرمایا ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا!
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

"ہے" کے لفظ میں اس کی موجودگی بتائی اور "ہوگا" کے لفظ کے ساتھ اس کے آئندہ محبوب بن کر ظہور کی خبر دی۔ اور بتایا کہ وہ لمبی عمر پانے والا اور زمین کے کناروں تک شہرت پانے والا ہوگا۔ اس کی خلافت ۱۹۱۴ء میں شروع ہوئی اور خدا تعالیٰ کا جلال اس کے ساتھ ہی ۱۹۱۴ء میں انقلاب انگیز جنگ عظیم اول کے طور پر ظاہر ہوا۔ اور پھر دوسری جنگ عظیم میں بھی دنیا نے ایک پلٹا کھایا۔ نیز ۱۹۴۷ء میں ہندوستان بھی "دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا" کا مصداق بنا جس کا اثر چلتا چلا جارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس پسر موعود کے ذریعہ سے مذکورہ اغراض و مقاصد کو پورا کیا اور دشمنوں کو رسوا، ذلیل و خوار بھی کیا اور قرآنی معارف پر مشتمل تفسیر و لٹریچر شائع ہوا اور جس کے ذریعہ سے اسلام، قرآن اور محمد مصطفیٰ صلعم کی شان نمایاں ہوئی۔ دشمنوں کے لئے چالیس دفعہ "سبحان الذی اخزی الاعادی" کا اعلان کیا گیا کیونکہ انہوں نے اس خاص پسر اور دیگر لڑکوں کی پیدائش کے خلاف بڑا شور و غوغا مچایا تھا۔ اور اعلان کئے تھے کہ مرزا صاحب کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا۔ بلکہ پہلے لڑکے اور وہ آپ اور آپ کا خاندان تین سال کے عرصہ میں نیست و نابود ہو جائیگا۔

پنج تن پاک ثانی جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی بنیاد آپ کے بعد بننے والے تھے کے لئے آپ نے اعلان فرمایا ؎

یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے!
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی!!
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

فرمایا:۔

"سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان (میر درد دہلی ناقل) کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۶۵ ۱۸۹۹ء)

(۱۲) نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

یُرِیْدُوْنَ اَلَّا یَتِمَّ اَمْرُكَ وَاللّٰهُ یَاْبٰی اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ اَمْرَكَ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ سَاَجْعَلُ لَكَ سُهُوْلَةً فِیْ كُلِّ اَمْرٍ اُرِیْكَ بَرَكَاتٍ مِّنْ كُلِّ طَرَفٍ۔

ترجمہ:۔ "وہ ارادہ کریں گے جو تیرا کام ناتمام رہے اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کرے۔ میں رحمان ہوں۔ ہر ایک امر میں تجھے سہولت دوں گا۔ ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں دکھاؤں گا۔"

(تذکرہ صفحہ ۵۹۴ - ۵۹۵)

(۱۳) نیز فرمایا ؎

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار
اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار
پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار

(۱۴) حضور کو الہام ہوا:۔

اِنَّا اَخْرَجْنَا لَكَ زُرُوْعًا یَا اِبْرَاهِیْمُ قَالُوْا لَنُهْلِكَنَّكَ قَالَ لَا خَوْفَ عَلَیْكُمْ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ۔ (تذکرہ ۳۶۹)

یعنی ہم نے کئی کھیت تیرے لئے تیار کر رکھے ہیں اے ابراہیم! اور لوگوں نے کہا کہ ہم تجھے ہلاک کریں گے۔ مگر خدا نے اپنے بندے کو کہا کہ کچھ خوف کی جگہ نہیں۔ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔" (اربعین ۳ صفحہ ۱۳)

بعض لوگ جماعت احمدیہ کو باطنی فرقہ، قرامطہ، بابی و بہائی تحریک، احراری و مودودی تحریک جیسی ایک تحریک قرار دیکر رد کردیتے ہیں حالانکہ ان سب کی بنیاد فتنہ و فساد، بغاوت استحصال وغیرہ یا قتل و غارت و خونریزی پر رہی ہے۔ ان کے مقابل میں احمدی جماعت پر ہمیشہ ہی ظلم و جور روا رکھا گیا۔ اور اس نے اپنے شجر ایمان کی حفاظت اپنے خون سے کی۔ افغانستان کی حکومت نے مولوی عبدالرحمن صاحب اور صاحبزادہ حضرت مولانا سید عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مولوی نعمت اللہ صاحب و مولوی نور علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو سنگسار و قتل کر دیا۔ کئی مبلغ اور افراد پنجاب میں اور باہر زخمی کئے گئے۔ ان پر قاتلانہ وار ہوئے ان پر جھوٹے الزامات لگائے گئے۔ ۱۹۵۳ء میں جماعت کو ختم نبوت کا منکر قرار دیکر اور جھوٹا الزام لگا کر سارے ملک میں انتہائی بے دردی کے ساتھ تہ تیغ کیا گیا۔ مکان و افراد جلائے گئے۔ مقدمات و مارشل لاء کا شکار ہوئے قیدیں بھگتیں۔ مگر انہوں نے یہ سب کچھ انتہائی صبر و تحمل و ضبط نفس سے برداشت کیا۔ اسی طرح احمدیوں کے مرکز کو توڑنے کے لئے سازشیں کی گئیں۔ ان سے مسجدیں چھینی گئیں۔ جائدادوں سے وہ محروم کئے گئے۔ یہ سب کچھ انہوں نے دین کی خاطر گوارا کیا۔

لیکن باطنی فرقہ نے اسلامی حکومت سے بغاوت کی اور قتل و غارت کا بازار گرم رکھا۔ فاطمیوں کی حکومت کے قیام کا یہی راز تھا۔ یہی حال قرامطہ کا ان کی تاریخ سے نمایاں ہے۔

علی محمد باب ایرانی کی تحریک اور حسین علی بہاء اللہ بھی دراصل حکومت کے باغی تھے۔ اور ملکی اسلامی حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے تھے۔ انہوں نے اسلامی شریعت کو منسوخ قرار دیا۔ اور بہاء اللہ نے خدائی کا دعویٰ کیا۔

احرار کا بھی یہی مدعا مقصود تھا۔ یہ ہمیشہ مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے رہے۔ اور ظالمانہ رویہ اختیار کرنے کی وجہ سے قیدیں بھگتتے رہے۔

مودودی تحریک بھی دراصل حکومتی نظم و ضبط کے حصول کی علمبردار تھی۔ اور حکومت پر بالجبر قبضہ کرنے کا ارادہ و منصوبہ رکھتی تھی۔

یہی حال پان اسلام ازم تحریک کے حامیوں کا تھا۔ یہ سبھی تحریکیں حکومت وقت کے خلاف اٹھنا چاہتی تھیں۔ اور اقتدار پر قبضہ جمانا ان کا مقصود اولین تھا۔

ان میں سے کوئی بھی تحریک الٰہی منشاء کے مطابق نہ تھی اور نہ ان کی بنیاد خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ الہام پر تھی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ سب تحریکیں فیل ہوگئیں اور اسلام کے حق میں مضر ثابت ہوئیں۔

لیکن تحریک احمدیت کے بانی خدا تعالیٰ کے حکم سے کھڑے ہوئے اور اس کی منشاء کے مطابق آپ نے تحریک چلائی۔ اور اپنے آپ کو سیاست سے بالکل علیحدہ رکھا۔ بلکہ اپنی تحریک کو ملک و قوم کی خدمت کی خاطر اور امن کو تقویت دینے کے لئے اور اسلام کی تجدید کے لئے ملک میں امن و امان برقرار رکھنے کے لئے لگا دیا۔ اور یوں فتنہ و فساد اور بغاوت کے ماحول سے بچا کر اسے کامیاب راستہ پر گامزن کر دیا۔ اس نے عملاً اسلامی اخلاقی تعلیم کا حکومت پر سکہ جما دیا۔ اور اسلام کو تباہ کن اور مہلک و بدنام کن اعتراضات جبر و اکراہ سے بچا کر اسے علمی، اخلاقی، اور روحانی طور پر کامل، جامع اور عالمگیر مذہب ثابت کر دکھایا کہ دیگر اہل مذاہب اس کے سامنے سے کئی کترا گئے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

زندہ باد سیدنا محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

اِک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ! ملّت کے اِس فدائی پہ رحمت خدا کرے

(المصلح الموعودؓ)

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

پیشگوئی مصلح موعود اور دینِ اسلام کا شرف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی آمد ثانی کا ذکر کرتے ہوئے یہ پیشگوئی فرمائی تھی:-

"یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ"۔

(مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۴۸۰)

کہ وہ شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں:-

(الف) — "یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہوگا کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دینِ اسلام کی حمایت کرے گا جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آچکی ہے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۲)

(ب) — حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود کے بارہ میں جو بشارت دی گئی، اس کے ظہور کی ایک غرض یہ بیان کی گئی ہے کہ:-

"اس کے ذریعہ سے دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا"۔

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اس پیشگوئی سے معلوم ہوا کہ مصلح موعود کے ظہور سے دینِ اسلام کے محاسن اور کلام اللہ کے فضائل دنیا پر ظاہر ہوں گے۔ اور دینِ اسلام کو حمایت اور ترقی حاصل ہوگی۔ اور

"خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا..... اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

حضرت مصلح موعود اور خدمتِ اسلام کی تڑپ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکرہ بالا پیشگوئی کے مطابق سیدنا محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ انکشاف فرمایا کہ آپ ہی وہ موعود فرزند ہیں جن سے اللہ تعالیٰ خدمتِ اسلام اور اشاعتِ دین کا شاندار کام لے گا۔ چنانچہ جب آپ ۱۹۱۴ء میں خلافت ثانیہ کے روحانی تخت پر متمکن ہوئے تو آپؓ نے خدمتِ اسلام کے لئے اپنی تبلیغی تڑپ کا اِن الفاظ میں اظہار فرمایا:-

"مَیں چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دُعائیں کرتا تھا۔ اور مجھے ایسی حرص تھی کہ اسلام کا جو کام بھی ہو میرے ہاتھ سے ہی ہو۔ مَیں اپنی اس خواہش کے زمانہ سے واقف نہیں کہ کب سے ہے۔ مَیں جب دیکھتا تھا اپنے اندر اس جوش کو پاتا تھا اور دُعائیں کرتا تھا کہ اسلام کا جو کام ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو۔ پھر اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو کہ جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں...... غرض اسی جوش اور خواہش کی بناء پر مَیں نے خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کی کہ میرے ہاتھ سے تبلیغ اسلام کا کام ہو۔ اور مَیں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے میری ان دعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں"۔

(منصبِ خلافت صفحہ ۱۶)

خلافتِ ثانیہ میں اندرونی و بیرونی فتنے

جونہی حضرت سیدنا محمودؓ تختِ خلافت پر متمکن ہوئے، اندرونی و بیرونی فتنوں نے سر اُٹھایا بعض اکابرینِ جماعت نے منصبِ خلافت سے ہی انکار و انحراف کرتے ہوئے لاہور میں اپنا مرکز قائم کر لیا اور وہاں سے آپ کی خلافت اور مقاصدِ عالیہ کے خلاف ایک محاذ قائم کرکے شدید پراپیگنڈا شروع کر دیا۔ ان کے زعم میں جماعت کا پچانوے فی صدی حصہ اُن کے ساتھ تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو بشارت و تسلّی دی

لَیُمَزِّقَنَّھُمْ

کہ وہ ان لوگوں کی جمعیّت کو منتشر کر دے گا۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں لوگوں نے دیکھ لیا کہ ایسا عظیم الشان انقلاب آیا کہ وہی جو اپنے آپ کو پچانوے فی صدی کہا کرتے تھے پانچ فیصدی رہ گئے اور جنہیں پانچ فیصدی کہا جاتا تھا وہ پچانوے فیصدی بن گئے۔

دوسری طرف معاندینِ احمدیت کے فتنے پے درپے شروع ہوئے۔ ۱۹۳۴ء کا زمانہ جماعتِ احمدیہ کے لئے بہت ہی پُرآشوب اور خطرناک زمانہ تھا۔ جب کہ احرار جن کو عوام اور حکومت کی پشت پناہی حاصل تھی۔ اپنے تمام وسائل و اسباب کے ساتھ جماعت کی بربادی کے ناپاک عزائم کو لے کر میدانِ عمل میں آئے۔ وہ جماعتِ احمدیہ اور جماعت کے مرکز کو تباہ کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب امام سیدنا محمودؓ کو بشارتیں دیں کہ وہ آپ کو آپ کے مقاصدِ دینیہ اور مہماتِ اسلامیہ میں کامیاب و کامران کرے گا۔ اور مخالف باوجود کثیر تعداد اور وسعتِ اسباب اپنے ناپاک عزائم میں ناپاک و نامراد رہیں گے۔ چنانچہ اس خطرناک دور میں "تحریکِ جدید" کا اجراء ہوا۔ جس کے نتیجہ میں غیر ممالک میں تبلیغِ اسلام کی ایک منظم اسکیم جاری ہوئی۔ اور دنیا والوں نے دیکھ لیا کہ "جس کو خدا رکھے اسے کون چکھے"۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے صرف جماعت کی حفاظت فرمائی بلکہ اپنی تائید و نصرت سے اکنافِ عالم میں اس آسمانی آواز کو پھیلا دیا۔ یہ کس قدر حسین انتقام تھا خدا تعالیٰ کا مخالفینِ احمدیت سے کہ وہ جس تحریک اور اس کے مرکز کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے خدا تعالیٰ نے اس کی شاخیں دُنیا کے مختلف ممالک میں قائم کر دیں۔ اور ہر آنے والا دِن احمدیت کی ترقی و برکت کا مژدہ جانفزا سُنانے والا ہے۔ اگر ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ بشارت کہ "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ شان سے پوری ہوئی۔ اور ہو رہی ہے۔ تو اس کے ساتھ ساتھ آپ کے حسن و احسان میں نظیر حضرت مصلح موعود سیدنا محمودؓ کے بارہ میں خدائی بشارت کہ "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا..... اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ پوری ہوکر حضرت سیدنا محمودؓ کے روحانی مقام اور علوِّ مرتبت پر مُہرِ تصدیق ثبت کر رہی ہے۔

اور بے اختیار زبان سے جاری ہوتا ہے سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔

سیدنا مصلح موعودؓ کی تقریر برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء

جنوری ۱۹۴۴ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا محمودؓ پر انکشاف فرمایا کہ آپ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مصداق ہیں۔ جس کا اعلان آپ نے ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کے خطبہ جمعہ میں اعلان فرمایا۔ اس کے بعد ہوشیارپور۔ لدھیانہ۔ لاہور اور دہلی کے جلسوں میں اس اعلان کا بار بار اعادہ فرمایا۔ اور پھر ۱۹۴۴ء میں جلسہ سالانہ قادیان میں تقریر فرماتے ہوئے اعلان فرمایا کہ:-

"اللہ تعالیٰ کے اذن اور اسی کے انکشاف کے ماتحت میں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ وہ مصلح موعود جس نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے ماتحت دُنیا میں آنا تھا اور جس کے لئے یہ مقدر تھا کہ وہ اسلام اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو دُنیا کے کناروں تک پھیلائے گا اور اس کا وجود خدا کے جلالی نشانات کا حامل ہوگا۔ وہ میں ہی ہوں۔ اور میرے ذریعہ ہی وہ پیشگوئیاں پُوری ہوئی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اپنے موعود بیٹے کے متعلق فرمائی تھیں۔ یاد رہے کہ مَیں کسی خوبی کا اپنے لئے دعویدار نہیں ہوں۔ مَیں فقط خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہوں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو دُنیا میں قائم کرنے کے لئے خدا نے مجھے ہتھیار بنایا ہے۔ اس سے زیادہ نہ مجھے کوئی دعویٰ ہے نہ مجھے کسی دعویٰ میں خوشی ہے۔ میری ساری خوشی اسی میں ہے کہ میری خاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھیتی میں کھاد کے طور پر کام آجائے۔ اور اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ اور میرا خاتمہ رسولِ کریم صلعم کے دین کے قیام کی کوشش پر ہو"۔

دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ

حضرت سیدنا محمودؓ کا عہدِ خلافت نصف صدی سے زائد عرصہ پر مشتمل ہے۔ اس عرصہ میں آپؓ نے اپنے خطبات۔ تقاریر تصانیف اور اندرونِ ہند و بیرونِ ہند ممالک میں تبلیغی دَوروں کے ذریعہ ہر ممکن کوشش کی۔ کہ فضائلِ اسلام اور محاسنِ قرآن کو دُنیا پر واضح کریں۔ تفسیرِ کبیر اور تفسیرِ صغیر

کلام اللہ کے مرتبہ کے ظاہر کرنے کے لئے ایک "شاہکار" کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ کی اس تبلیغی ... کا ہی نتیجہ تھا کہ تثلیث کدوں میں توحید ... مرکز قائم ہوئے۔ جن ممالک سے عیسائی مشنری اور منادِ عیسائیت کی تبلیغ کے لئے آتے تھے انہیں ممالک میں آپ نے تبلیغی مشنوں کا قیام کرکے مسلمان مبشرین کو بھجوایا۔ اسلامی لٹریچر کو اُن ممالک کی زبانوں میں ترجمہ کرکے پھیلایا۔ جس کے نتیجہ میں ہزارہا غیر مسلموں کو کلمۂ طیبہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ جو ایک طرف کلام اللہ کو عاشقانہ انداز میں پڑھتے اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی گذارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو دوسری طرف حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر دُرود پڑھتے ہوئے آپ کے اُسوۂ حسنہ کو اپنا رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے یہ دینی پروگرام دن رات ترقی پذیر اور خوشکن نتائج کا حامل ہے۔ اور یہ کارِ خیر جاری وساری ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی تبلیغی تڑپ کی ایک زور دار ایمان افزا آواز

جماعتِ احمدیہ کے ایک جلسہ سالانہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے تبلیغ اسلام اور اشاعتِ دین کی مساعی کو تیز تر کرنے کے لئے فرزندانِ احمدیت کو ولولہ انگیز انداز میں خطاب فرمایا۔ اور آپ کی یہ زور دار اور ایمان افزا آواز آپ کی دینی تڑپ اور قلبی جذبات کی آئینہ دار ہے۔ حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو۔ ہاں تم کو۔ ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!!! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو زور سے بجاؤ کہ دُنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرناء میں بھر دو۔ کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں۔ اور فرشتے بھی کانپ اُٹھیں۔ تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالےٰ زمین پر آجائے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے اسی غرض کے لئے مَیں نے تحریکِ جدید کو جاری کیا ہے۔ اور اسی غرض کے لئے مَیں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہ کا تخت آج مسیحؑ نے چھینا ہے۔ تم نے مسیحؑ سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ کو دینا ہے۔ اور محمد رسول اللہ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے پس میری سُنو اور میری بات کے پیچھے چلو۔ اور مَیں جو کچھ کہہ رہا ہوں اُسے مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ اور تم دُنیا میں بھی عزّت پاؤ اور آخرت میں بھی عزّت پاؤ۔ آمین۔"

زندہ باد حضرت مصلح موعودؓ

خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کا جذبہ حضرت مصلح موعودؓ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اور وہی جذبہ اور وہی تڑپ آپؓ اپنے خدام اور متبعین میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ احبابِ جماعت نے اپنے پیارے امامؓ کی ہر آواز پر لبیک کہا۔ اور تن من دھن سے خدمتِ اسلام کے کام میں لگ گئے۔ اور اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے جماعت کی اِن مساعی کو بابرکت کیا۔ اور یہ ایک قابلِ فخر بات ہے کہ آج رُوئے زمین پر بجز جماعت احمدیہ کے اور کوئی جماعت نہیں جو خدمتِ دین واشاعتِ اسلام کے لئے منظم طریق پر لگاتار اور بے لوث کام کرنے والی ہو۔ اور آج جماعتِ احمدیّہ کو ایک بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے۔ جس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اور انشاء اللہ تبلیغِ اسلام کا یہ کام قیامت تک جاری رہے گا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہی اس تبلیغی پروگرام کے جاری کرنے والے امام ہمام سیّدنا محمودؓ کا اسمِ گرامی زندہ جاوید رہے گا۔ اسی تاریخی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خود سیّدنا مصلح موعودؓ نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء کے خطاب میں فرمایا:۔

"مَیں اُسی خدا کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرا نام دُنیا میں ہمیشہ قائم رہے گا۔ اور گو مَیں مر جاؤں گا۔ مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا کہ وہ میرے نام اور میرے کام کو دُنیا میں قائم رکھے۔ اور ہر شخص جو میرے مقابلہ میں کھڑا ہوگا وہ خدا کے فضل سے ناکام رہے گا ......

اسی طرح خدا نے مجھے اس مقام پر کھڑا کیا ہے کہ خواہ مخالف مجھے کتنی بھی گالیاں دیں مجھے کتنا بھی بُرا سمجھیں بہر حال دُنیا کی کسی بڑی سے بڑی طاقت کے بھی اختیار میں نہیں کہ وہ میرا نام اسلام کے صفحات سے مٹا سکے۔ آج نہیں آج سے چالیس پچاس بلکہ سو سال کے بعد تاریخ اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ مَیں نے جو کچھ کہا تھا وہ صحیح کہا تھا یا غلط۔ مَیں بے شک اس وقت موجود نہیں ہوں گا۔ مگر جب اسلام اور احمدیّت کی اشاعت کی تاریخ لکھی جائے گی تو مسلمان مورّخ اس بات پر مجبور ہوگا کہ وہ اس تاریخ میں میرا بھی ذکر کرے۔ اگر وہ میرے نام کو تاریخ میں سے کاٹ ڈالے گا تو احمدیت کی تاریخ کا ایک بڑا حصّہ کٹ جائے گا ایک بہت بڑا خلا واقع ہو جائے گا۔ جس کو پُر کرنے والا اُسے کوئی نہیں ملے گا۔"

سیّدنا محمودؓ کے خطاب کا ہر لفظ حقیقت پر مشتمل ہے۔ اور واقعات پیش آمدہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ بے شک آج آپ کا پیارا وجود ہم میں موجود نہیں۔ مگر آپ کی دینی تڑپ اور اشاعتِ اسلام کی مہمات کی شاندار کامیابی اور خوشکن نتائج کو دیکھ کر ہر مومن کی زبان سے بے اختیار یہ دُعائیہ الفاظ نکلتے ہیں ؎

ملّت کے اِس فدائی پہ رحمت خدا کرے

اللہ تعالےٰ اپنے اس بابرکت اور عظیم الشان نشان سے فائدہ اٹھانے کی جملہ اقوامِ عالم کو جلد از جلد توفیق عطا فرمائے تا وہ سب دینِ اسلام کے شرف اور کلام اللہ کے مرتبہ سے اپنی سلامتی اور نجات کے سامان پیدا کریں۔ آمین ثم آمین ✤

جماعت احمدیہ بمبئی نے

میئر ریلیف فنڈ میں عطیہ دیا!

احباب کو معلوم ہے کہ امسال کمئ بارش کی وجہ سے صُوبہ مہاراشٹر کے کئی اضلاع میں قحط کی سی صورت ہے۔ قحط زدگان کی امداد کے لئے چیف منسٹر آف مہاراشٹر اور میئر آف بمبئی نے ریلیف فنڈ جاری کئے ہیں۔ جماعت احمدیہ بمبئی کے جو افراد دفاتر اور فیکٹریوں میں ملازم ہیں انہوں نے اپنے اپنے دفاتر اور حلقوں میں اس فنڈ میں حصّہ لیا۔ اور اپنی تنخواہوں کے اعتبار سے عطیہ دیا۔ اس سلسلہ میں مکرم میئر آف بمبئی کی طرف سے میرے پاس بھی اپیل آئی، کہ جماعت احمدیہ بھی اس ریلیف فنڈ میں حصّہ لے۔ چنانچہ احبابِ جماعت کے سامنے یہ اپیل پیش کی گئی۔ احبابِ جماعت نے جن میں خدمتِ خلق کا جذبہ پایا جاتا ہے فوراً اس اپیل پر بھی لبیک کہا اور حسبِ توفیق عطیہ جات پیش کئے۔ چنانچہ ۱۲۰/- روپے کا ڈرافٹ تیار کرکے عزیزم مکرم عبد الشکور صاحب ہرکیہ قائد خدام الاحمدیہ نے جناب میئر آف بمبئی کی خدمت میں کارپوریشن ہال میں مورخہ ۵ فروری ۱۹۷۳ء کو پیش کر دیا۔ میئر صاحب نے اس عطیہ کو لیتے ہوئے جماعتِ احمدیہ بمبئی کا شکریہ ادا کیا۔

دُعا ہے کہ جن احباب نے اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد میں حصّہ لیا اللہ تعالےٰ اُن کے اموال ونفوس میں برکت دے اور ہر رنگ میں حافظ وناصر ہو آمین ✤

خاکسار: شریف احمد امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی۔

برّہ پورہ بھاگلپور میں لجنہ اماء اللہ کا قیام

اللہ تعالےٰ کے خاص فضل سے آج بعد نماز جمعہ خاکسار کی زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ برہ پورہ کا قیام عمل میں آیا۔ لجنہ اماء اللہ کا قیام ہماری جماعت احمدیہ برہ پورہ کی تاریخ کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ چونکہ اس سے قبل یہاں لجنہ کا قیام نہیں ہُوا اس لئے وہ جذبہ جس کا جماعت احمدیہ مطالبہ کرتی ہے پیدا نہیں ہو سکا۔ اب الحمد للہ حضرت مصلح موعودؓ کی قائم کردہ تنظیم یہاں قائم ہو گئی ہے، اللہ تعالےٰ ہماری بہنوں کے جذبۂ خدمتِ دین کو بڑھائے اور وہ تبلیغِ احمدیت کے ذریعہ سعید روحوں کو اپنی طرف کھینچ کر لائیں اور اس تنظیم کے قائم ہونے کے بہتر نتائج پیدا ہوں۔

عہدیداران کے نام درج ذیل ہیں (مرکز کی طرف سے ان عہدیداران کی منظوری دیدی گئی ہے):۔

(۱) صدر لجنہ اماء اللہ	مکرمہ طلعت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم سید فیروز الدین صاحب۔
(۲) سیکرٹری ” ”	” استانی اکبری خانم صاحبہ۔
(۳) سیکرٹری تعلیم وتربیت	” نور السلام صاحبہ زوجہ مکرم حسن محمد صاحب۔
(۴) سیکرٹری مال	” طلعت جہاں صاحبہ۔
(۵) نائب سیکرٹری مال	” شمیمہ بیگم صاحبہ زوجہ عبد الباقی۔

خاکسار: عبد الباقی صدر جماعت احمدیہ محلّہ برہ پورہ بھاگلپور (بہار)

محوِ دُعا ہیں آج سبھی طفل و شیخ و شاب
ملّت کے اِس فدائی پہ رحمت ہو بے حساب

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم مدراس

اِسلام ایک زندہ مذہب ہے

خداتعالےٰ نے مذہب اسلام کو ایک زندہ اور اپنا پسندیدہ مذہب قرار دے کر اُسے ایک پاکیزہ درخت سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ ہر زمانہ میں اپنے شیریں پھل سے دُنیا کو متمتع فرماتا رہے گا۔ چنانچہ خداتعالےٰ فرماتا ہے:-

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْٓ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّھَا۔

(اے مخاطب!) کیا تُو نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے کس طرح ایک کلامِ پاک کے متعلق حقیقتِ حال کو بیان کیا ہے۔ وہ ایک پاک درخت کی طرح ہوتا ہے جس کی جڑھ مضبوطی کے ساتھ (انسانی قلوب میں) قائم ہوتی ہے۔ اور اس کی ہر ایک شاخ آسمان کی بلندی میں پہنچی ہوتی ہے۔ وہ ہر وقت اپنے رب کے اذن سے اپنا تازہ پھل دیتا رہتا ہے۔

(سورۃ ابراہیم: ۲۵-۲۶)

اس آیتِ کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ اسلام ایک ایسا شجرۂ طیبہ ہے کہ اس میں ہمیشہ خدا رسیدہ لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ باقی مذاہب اس سے محروم ہیں۔

شجرۂ طیّبہ کا شیریں پھل

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزندِ ارجمند۔ رحمت۔ فضل۔ احسان اور قُربت کا نشان۔ فتح و ظفر کی کلید سیّدنا حضرت محمود احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہُ اِس شجرہ طیبہ کا ایک بہت ہی شیریں پھل ہے۔

یہ ثمرِ رسل مصلح موعود ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے اور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پاسبانی کرتے ہوئے ۸/۹ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب کو اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔

نوّر اللہُ مرقدہٗ۔

سابقہ پیشگوئیاں

آپؓ کا مقدس وجود مختلف سابقہ کتب کی عظیم الشان بشارتوں اور پیشگوئیوں کا مصداق ہے۔ چنانچہ یہودیوں کی کتاب طالمود میں یہ عالیشان پیشگوئی پائی جاتی ہے:-

"It is also said that he (The promised Messiah) shall die and his kingdom descend to his son and grandson".

یعنی حضرت مسیح موعودؑ کے گذر جانے کے بعد آپ کے تختِ روحانیت پر آپ کے فرزند اور اس کے بعد آپ کے پوتے متمکن ہوں گے۔ (طالمود باب ۵ ص ۳۷)

(ب) —— اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علامات بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

ینزل عیسی ابن مریم الی الارض یتزوّج و یُولد لہٗ۔

(مشکوٰۃ)

یعنی حضرت مسیح موعود دنیا میں آکر شادی کریں گے اور اُن کے بچے بھی ہوں گے۔ اِس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:—

قد اخبر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انّ المسیح الموعود یتزوّج و یولد لہٗ۔ ففی ھذا اشارۃ الی انّ اللّٰہ یؤتیہ ولدًا صالحًا یشابہ اباہُ۔ ولا یأباہُ۔ ویکون من عباد اللّٰہ المکرمین۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

یعنی حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے ہمیں خبر دی تھی کہ مسیح موعود آکر شادی کریں گے۔ اور اُن کی اولاد بھی ہوگی۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انہیں خدا تعالےٰ ایک جلیل القدر اور صالح فطرت کا فرزند عطا فرمائے گا۔ جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا۔ اور خدا تعالےٰ کے معزّز اور مکرّم بندوں میں سے ہوگا۔

(ج) —— آج سے آٹھ سو سال قبل کے ایک بزرگ اور عارف باللہ حضرت امام یحیٰی ابن عقبؒ اپنے ایک قصیدے میں حضرت امام مہدی کے زمانہ کی علامات بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:-

نتلک دلائل المہدیّ حقّا
سیملک البلاد بلا محالٖ
اذا ماجاءھم العربیّ حقّا
علیٰ عمل سیملک لامحالٖ
ومحمود سیظھر بعد ھٰذا
ویملک الشام بلاقتالٖ
عندنا منہ یوم عظیم
سَیُقْتَلُ فیہ شبّانُ الرِّجالٖ

یعنی یہ امام مہدی برحق کی علامات اور ان کی صداقت کے دلائل ہیں۔ ان کے گذر جانے کے بعد ایک عربی النسل شخص اُن کے تخت کے وارث (خلیفہ) ہوں گے۔ جو امام مہدی کے قائم فرمودہ سلسلہ کو دُنیا میں جاری فرمائیں گے۔ اس کے بعد **محمود** کا ظہور ہوگا وہ ملکِ شام پر روحانی طور پر حکومت کریگا۔ اور اس کے زمانہ میں ایک جنگِ عظیم ہوگی جس سے کئی نوجوان ہلاک ہوں گے۔

اِن پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت مولانا نور الدینؓ آپ کی خلافت پر فائز ہوئے جو عربی النسل تھے۔ اور آپؓ کا سلسلۂ نسب حضرت عمر فاروقؓ تک جاکر ملتا ہے۔ اس کے بعد سیّدنا حضرت محمود خلیفۃ المسیح الثانیؓ ۱۹۱۴ء میں منتخب ہوئے۔ اور اسی سال جنگِ عظیم اوّل ہوئی تھی۔

(د) —— حضرت نعمت اللہ ولی (۵۶۰ھ) فرماتے ہیں:-

غین۔ د۔ رے سال چوں گذشت از سال
بوالعجب کاروبار مے بینم!
ا۔ ح۔ م۔ د مے خوانم
نام آں نامدار مے بینم!
دورِ اُو چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم!

اِن فارسی اشعار کا ترجمہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں فرمایا ہے:-

"بارہ سو سال گذرتے ہی عجیب عجیب کام مجھے نظر آتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ تیرہویں صدی کے شروع ہوتے ہی ایک انقلاب دُنیا میں آئیگا۔ اور تعجب انگیز باتیں ظہور میں آئیں گی اور ہجرت کے بارہ سو سال گذرنے کے ساتھ ہی مَیں دیکھتا ہوں کہ بوالعجب کام ظہور ہونے شروع ہوجائیں گے۔

کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا ہے کہ نام اُس امام کا احمد ہوگا۔ جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گذر جائے گا تو اس نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائیگا۔ یعنی مقدر یوں ہے کہ خداتعالےٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دیگا جو اس کے نمونہ پر ہوگا اور اسی رنگ سے رنگین ہوجائے گا۔ اور اس کے بعد اس کا یادگار ہوگا۔"

(ہ) —— سب سے بڑھ کر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۶ء کو حضرت مصلح موعودؓ کے بارے میں جو عظیم الشان پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارت پاکر فرمائی تھی جو دُنیائے احمدیت میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے مشہور ہے۔

اِن تمام پیشگوئیوں کو پورا کرتے ہوئے آپ کا وجود اقدس اس دنیا میں ظہور پذیر ہوا۔

ایک عجیب نکتہ

خدا تعالےٰ نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پسرِ موعود کے بارے میں ۱۸۸۶ء کو بشارت دی تھی۔ اور یہ سال اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے آغاز کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یوں ہے:-

خدا تعالےٰ اپنی تدبیرِ امر کے موقوف ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗٓ اَلْفَ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ۔

(سورۃ سجدہ ع ۱)

یعنی خدا تعالیٰ آسمان سے زمین کی طرف اپنے حکم کو تدبیر کے مطابق قائم کرے گا۔ پھر وہ اُس کی طرف ایک ایسے وقت میں جس کی مقدار ایسے ایک ہزار سال کی ہے جس کے مطابق تم دُنیا میں گنتی کرتے ہو چڑھنا شروع کریگا۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ ایک ہزار سال تک خدا تعالیٰ اپنی تدابیرِ امر موقوف کرے گا۔ جس کے مطابق مسلمان دُنیا میں گرزید ہوتے رہیں گے۔ اس کے بعد اسلام اور مسلمانوں کی نشأۃِ ثانیہ ہوگی۔

حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر القرون قرنی ثمّ الّذین یلونھم ثمّ الّذین یلونھم فرما کر طلوعِ اسلام سے لے کر تین صدی تک ہدایت اور روشنی کا زمانہ بتایا ہے۔

مذکورہ آیت اور اس حدیث کو باہم ملا دیا جائے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ۱۳۰۰ سو سال کے بعد اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز ہوگا اس ۱۳۰۰ سال ہجری کو شمسی سال میں تبدیل کیا جائے، تو ۱۲۶۴ سال بنتے ہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت ۶۲۲ء میں ہوئی تھی۔ اب آپ کی ہجرت کے سال ۶۲۲ء کو ۱۲۶۴ کے ساتھ ملا دیا جائے تو ۱۸۸۶ء بنتے ہیں۔ اسی سال مصلح موعود کے بارے میں پیشگوئی ہوئی تھی۔

گویا کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے ساتھ ۱۸۸۶ کا بڑا گہرا تعلق ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا اقرار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیتے ہوئے یہ پُر شوکت اعلان فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کے اذن اور اسی کے انکشاف کے ماتحت مَیں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ وہ مصلح موعود جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے ماتحت دُنیا میں آنا تھا۔ اور جس کے لئے یہ مقدر تھا کہ وہ اسلام اور رسول کریم کے نام کو دُنیا کے کناروں تک پہنچائے گا اور اُس کا وجود خدا کے جلالی نشانات کا حامل ہوگا۔ وہ مَیں ہی ہوں۔ اور میرے ذریعہ ہی وہ پیشگوئیاں پُوری ہوئی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے موعود بیٹے کے متعلق فرمائی تھیں۔ یاد رہے کہ میں کسی خُوبی کا اپنے لئے دعویدار نہیں ہُوں۔ مَیں فقط خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہوں اور محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو دُنیا میں قائم کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے مجھے ہتھیار بنایا ہے۔ اِس سے زیادہ نہ مجھے کوئی دعویٰ ہے۔ نہ مجھے کسی دعویٰ میں خوشی ہے میری ساری خوشی اِسی میں ہے کہ میری خاک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کھیتی میں کھاد کے طور پر کام آجائے اور اللہ تعالیٰ مجھ پر راضی ہو جائے اور میرا خاتمہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے قیام کی کوشش پر ہو۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء)

تین کو چار کرنیوالی پیشگوئی کا ظہور

پیشگوئی مصلح موعودؐ میں بیان فرمودہ تمام علامات آپ کے وجُود اقدس میں پورے ہوتے ہوئے ہم نے مشاہدہ کیا تھا۔ اِن علامات میں سے ایک یہ تھی کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ یہ علامت بھی مختلف زاویوں سے پُوری ہوتی رہی۔ چنانچہ آپ کی پیدائش، وفات۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی بیعت اور ربوہ کا قیام یہ سب کے سب اس عظیم علامت کے مظاہر ہیں۔

مَیں ایک اور نقطۂ نگاہ سے اس کا جائزہ لینا چاہتا ہوں۔ قرآن کریم سے تین جلیل القدر فرزندوں کے بارے میں تین بشارتوں کی خبر ملتی ہے۔ اور ان تینوں ہی پیشگوئیوں کی تکمیل بظاہر ناممکن بھی نظر آتی تھی۔ لیکن وہ پُوری ہوگئیں۔

یعنی حضرت ابراہیمؑ کے پاس بشارت لے کر فرشتوں کے جانے کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَا اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی۔

کہ ہمارے پیغامبر بشارت لے کر حضرت ابراہیم کے پاس پہنچے۔ دورانِ گفتگو حضرت ابراہیم کی بیوی پاس ہی کھڑی تھیں۔ اُس وقت — فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ کہ ہم نے اسحٰق کے بارے میں اُنہیں بشارت دی تو انہوں نے کہا:۔

یٰوَیْلَتٰٓی ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ۔

یہ تو ناممکن بات ہے کہ میں بچہّ جنوں۔ کیونکہ میں بُوڑھی اور بانجھ ہوچکی ہُوں۔ اور میرے خاوند بھی بوڑھاپے کی حالت میں ہیں۔ دا یسی صورت میں ہمارے لئے ایک بچہّ ہونا یقیناً عجیب بات ہے۔ (سورۃ ہُود آیت ۷۰-۷۳)

گویا حضرت ابراہیمؑ کی بیوی اس بوڑھاپے کی عمر میں بچہّ پیدا ہونا ناممکن بناتی ہیں۔

اِسی طرح کی ایک اور بشارت کے بارے میں قرآن کریم میں یوں مذکور ہے:۔

یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ ۨ اسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا۔

خدا تعالےٰ کے فرشتوں نے آکر حضرت زکریا کو یہ بشارت دی کہ اے زکریا! ہم آپ کو ایک لڑکے کی بشارت دینے کے لئے آئے ہیں۔ جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ ہم نے اس سے پہلے کسی کو اس نام سے یاد نہیں کیا گیا۔ اس وقت حضرت زکریا نے کہا

رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا۔

اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہو سکتا ہے؟ حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور مَیں بوڑھاپے کی انتہائی حد کو پہنچ چکا ہوں۔ (سورۃ مریم آیت ۸-۹)

اب ایک تیسری پیشگوئی کا قرآن مجید میں یوں ذکر آتا ہے:۔

یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ۔

اے مریم! خدا تعالےٰ تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔

یہ بشارت سُن کر آپ جواباً فرماتی ہیں:۔

رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ۔

کہ اے مولائے کریم! میرے ہاں بچہّ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے جبکہ کسی بشر نے مجھے چھوا تک نہیں۔ (آل عمران: ۴۶-۴۸)

گویا کہ یہ تینوں اپنے ہاں بچہّ ہونا ناممکن قرار دیتے ہیں لیکن خدا تعالےٰ نے ان کے ہاں جلیل القدر اولاد پیدا فرما کر بظاہر ناممکن بات کو ممکن میں تبدیل فرمایا اور اپنی قدرت نمائی کا اظہار فرمایا۔

اب ایک چوتھی پیشگوئی ہمارے سامنے آتی ہے کہ خدا تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

"تجھے بشارت ہو کہ ایک پاک اور وجیہہ لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم اور تیری ہی ذرّیت ونسل ہوگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔"

اس طرح حضرت مصلح موعودؓ کا وجود اقدس قرآن کریم میں مذکور تینوں پیشگوئیوں کو چار میں تبدیل کرتے ہوئے تین کو چار کرنے والا ثابت ہوا۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح حیات سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے حکم اور اِذن سے جب آپ شادی کرنے کے لئے قادیان سے دہلی تشریف لے جا رہے تھے تو آپؑ نے اپنے بعض قریبی صحابہؓ سے اپنی جسمانی کمزوری اور قوتِ رجولیت کی کمی کے بارے میں اظہار فرمایا تھا۔ گویا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس وقت کی حالت کے پیشِ نظر شادی کر کے اولاد کا پیدا ہونا ناممکن نظر آرہا تھا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے یہاں بھی سابقہ تینوں بشارتوں کی تکمیل کی طرح اپنی قدرت نمائی کا اظہار فرمایا اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے بطنِ مبارک سے کئی اولاد پیدا فرمائی جنہوں نے اپنی ساری عمر خدمتِ دین کے لئے لگا دی تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ کی ایک معرکہ خیز تقریر کا اقتباس

مَیں اپنے مضمون کے آخر میں سیدنا حضرت محمُودؓ کی ایک معرکہ خیز تقریر میں سے ایک اقتباس جو ہماری ذمّہ داریوں کے ساتھ تعلق رکھنے والا ہے پیش کرتے ہوئے اس کو ختم کرتا ہوں۔ حضور انورؓ فرماتے ہیں:۔

"مَیں تمہیں خوش ہونے سے نہیں روکتا۔ بے شک تم خوشیاں مناؤ اور بے شک تم خوشی سے اچھلو اور کُودو لیکن اس خوشی اور اچھل کود میں تم اپنی ذمّہ داریوں کو فراموش مت کرو۔ جس قدر خدا نے مجھے رؤیا میں دکھایا تھا کہ مَیں تیزی سے بھاگتا چلا جا رہا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی جا رہی ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ مَیں جلد جلد بڑھوں گا۔ پس میرے لئے یہ مقدر ہے کہ مَیں سرعت اور انتہائی تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں۔ مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں۔ اور اپنی سُست روی کو ترک کر دیں۔

مبارک ہے وہ جو میرے قدم کے ساتھ اپنے قدم کو ملاتا ہے۔ اور سرعت کے ساتھ ترقیات کے میدان میں دوڑتا چلا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ رحم کرے اس شخص پر جو سُستی اور غفلت سے کام لیکر اپنے قدم کو تیز نہیں کرتا۔ اور میدان میں آگے بڑھنے کی بجائے منافقوں کی طرح اپنے قدم کو پیچھے ہٹا لیتا ہے۔ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو اور تم اپنی ذمّہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بقدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے جاؤ تاکہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کے لئے صفحۂ عالم سے نیست و نابُود کر دیں اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء)

دُعا

سیدنا محمودؓ نے اپنی ایک دُعائیہ نظم میں فرمایا تھا ؎

اِک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
مِلّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

آج آپؓ کے وصال کے بعد حالت یہ ہے کہ ؎

محوِ دُعا ہیں آج سبھی طفل و شیخ و شاب
مِلّت کے اس فدائی پہ رحمت ہو بے حساب

آمین برحمتک یا ارحم الرّاحمین

—x—

حضرت مصلح موعودؓ کا مقامِ محمود

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے — بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

از مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

حرفِ اوّل

اس مبارک موقع پر جبکہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے حسن و احسان کا تذکرہ ہوتا ہے اُس عظیم الشان نشانِ رحمت کے پُورا ہونے پر شکر و امتنان کا اظہار کیا جاتا ہے جو موعود فرزند کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا گیا تھا۔ اس محسنِ اعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ جمیل بھی ضروری ہے کہ یہ سب حُسن واحسان کے جلوے اس حسین و جمیل و محسن وجود کے اظلال و آثار ہیں۔ پس یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم شجرۂ طیبہ کے پھل کی شیرینی کا تو ذکر کریں لیکن اُس پاک درخت کا ذکر نہ کریں۔

صدقے جاؤں اُس خالقِ حقیقی کے، واری جاؤں اس باری و مصور کے جس نے اپنے حُسن و احسان کے ہاتھ سے ایسے اعلیٰ وارفع و اکمل و افضل وجود صلے اللہ علیہ وسلم کی تخلیق کی۔ جو دُنیا کی پیدائش کا نقطۂ مرکزی تھا۔ جو اپنی ذات میں یگانہ اور اپنی شان میں منفردانہ حیثیت کا حامل تھا۔ اس کی شان کا اندازہ کرنا ہو تو اس کے غلاموں کی طرف دیکھئے کہ وہ کس شان کے ہیں۔ آپؐ کی عظمت کا مشاہدہ کرنا ہو تو آپ کی محبت میں فنا ہونے والے ظلّ کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کو دیکھئے جس ببانگِ دُہل یہ اعلان کیا ؎

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلامِ احمدؐ ہے

پھر مسیح محمدی کے فرزندِ ارجمند کی شان ملاحظہ کیجئے! اُس "زکی غلام" کے بلند مقام پر غور کیجئے جو احمدؐ کے غلام کو دیا گیا، اس "خوبصورت مہمان" کے حُسن و جمال کو تصوّر میں لائیے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں آیا۔ اس "فخرِ رسل" کے احسانات کو ذہن کے پردے پر اُجاگر کیجئے جو اُمتِ محمدیہ کے افق پر ایک روشن ستارہ بن کر چمکا۔ پھر سوچئے کہ کس بلند شان کا حامل تھا وہ ہمارا آقا و مطاع، کس قدر حسین تھا وہ ہمارا پیارا اور خدا کا مصطفےٰ، اور کتنا محسن تھا وہ ہمارا رہبر و رہنما۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

مقامِ محمودؓ سابقہ کتب میں

(۱) — سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بلند مقام کا اندازہ کرنے کے لئے صرف یہی ایک امر کافی ہو سکتا ہے کہ آج سے چودہ سو سال قبل مخبرِ صادق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے ضعف اور صلیب کے غلبہ کے وقت جہاں مسیح موعود کی بعثت کی بشارت دی ہے وہاں آپؐ کے ایک عظیم الشان فرزند کی خوشخبری بھی دی ہے۔ چنانچہ حدیث کی کتاب مشکوٰۃ باب قرب الساعۃ میں حضرت مسیح موعودؑ کی بابت یہ پیشگوئی درج ہے کہ "یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ"۔ یعنی آنے والا مسیح شادی کرے گا اور اس کے ہاں خاص اولاد ہو گی۔ یہاں ترجمہ میں "خاص" کا لفظ اس لئے زیادہ کیا گیا ہے کہ شاید ایک نادان اور عام فہم کا آدمی اس بات پر ہنسی اُڑائے کہ یہ بھی کوئی پیشگوئی ہے جب کہ دُنیا میں ہزاروں لاکھوں افراد شادی کرتے ہیں اور اُن کے ہاں اولاد بھی ہوتی ہے۔ لیکن ناظرین! یہ کوئی معمولی پیشگوئی نہیں ہے یہ کوئی ایسی خبر نہیں جو کسی کاہن کی اٹکل یا کسی نجومی کا قیافہ ہو۔ بلکہ یہ خوشخبری علیم و خبیر ذات کی طرف سے علم پا کر سنائی گئی تھی کہ اُمتِ محمدیہ میں آنے والا مسیح شادی بھی کرے گا اور مبشر اولاد سے نوازا جائے گا۔ اس میں ضمناً ایک ایسے فرزند کی بھی خبر دی جو دینِ متین کے لئے بشیر اور اپنی ذات میں محمود اور خدا کی حمد بیان کرنے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے اہم فریضہ کو ادا کرنے کے اعتبار سے احمد ہو گا اور اپنے جسمانی و رُوحانی باپ کا حقیقی وارث بنے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی حدیثِ مبارکہ کے ضمن میں فرماتے ہیں:—

"فَفِیْ ھٰذَا اِشَارَۃٌ اِلٰی اَنَّ اللّٰہَ یُؤْتِیْہِ وَلَدًا صَالِحًا یُشَابِہُ اَبَاہُ وَلَا یَأْبَاہُ وَ یَکُوْنُ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ الْمُکْرَمِیْنَ"
(آئینہ کمالاتِ اسلام ص۵۷۸ حاشیہ)

یعنی اِس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود کو ایک نیک صالح لڑکا عطا فرمائیگا جو (حسن و احسان میں) اس کا نظیر ہو گا۔ اور اللہ کے معزز بندوں میں سے ہو گا۔

(۲) — یہود کی حدیث کی کتاب طالمود میں بھی مسیح موعود کے فرزند دلبند کے بارے میں کچھ اس طرح ذکر ہے:—

"It is also said that He (The Messiah) shall die and his kingdom descend to his Son and grandson."
(طالمود بائی جوزف برکلے باب پنجم مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء)

یعنی یہ بھی کہا گیا ہے کہ مسیح موعود کی وفات کے بعد اس کا بیٹا اور اس کا پوتا اس کی جگہ بادشاہت کریں گے۔

(۳) — اُمتِ محمدیہ کے ایک بزرگ شاہ نعمت اللہ ولی علیہ الرحمۃ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے متعلق اپنے فارسی قصیدہ میں جو پیشگوئی فرمائی ہے اس میں بھی حضرت مصلح موعود کا ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

دَورِ اُو چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

یعنی جب حضرت مسیح موعودؑ کا زمانۂ حیات کامیابی کے ساتھ گذر جائے گا تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔

مصلح موعودؓ۔ حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں

(۱) — حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہوشیارپور میں چالیس دن تک اپنی شبانہ روز عاجزانہ دعاؤں اور منکسرانہ التجاؤں کے ذریعہ ایک ایسے نشان کے طالب ہوئے جو اسلام کی حقانیت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور قرآن کریم کی صداقت پر ایک روشن دلیل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی تمام تر دُعاؤں کو قبولیت کے شرف سے نوازا اور ایک پاک اور وجیہہ لڑکے کی بشارت عطا فرمائی چنانچہ اس عظیم الشان پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کو جن القاب سے یاد فرمایا ہے ذیل میں درج کرتا ہوں۔ تا آپؓ کے عالی مقام کا کسی قدر اندازہ ہو سکے:—

فضل اور احسان کا نشان۔ فتح اور ظفر کی کلید۔ نور اللہ۔ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت۔ مسیحی نفس۔ کلمۃ اللہ۔ فضلِ عمرؓ۔ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر۔ خدا کی روح۔ اسیروں کی رستگاری کا موجب۔ قوموں کو برکت دینے والا۔ زمین کے کناروں تک شہرت پانے والا وغیرہ۔

(۲) — اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یعقوبؑ بھی قرار دیا ہے۔ اور اسی مناسبت سے آپؑ کے فرزندِ ارجمند سیدنا حضرت مصلح موعود کو یوسفؑ کے نام سے یاد فرمایا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا:—

"اُنْظُرْ اِلٰی یُوْسُفَ وَ اِقْبَالِہٖ" (تذکرہ ص۲۱۵)

اسی طرح یہ بھی الہام ہوا:—

"اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنَ۔"
(تذکرہ ص۵۲۴)

(۳) — حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:—

"مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہُوا تھا

اے فخرِ رسل قربِ تو معلومم شد
دیر آمدۂ ز راہِ دور آمدۂ!

اور پھر "وہ اولوالعزم ہو گا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا"۔

(۴) — حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رویا دیکھی۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:—

"آج بوقت قریب دو بجے رات کے مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میری بیوی آشفتہ حال کسی طرف گئی ہوئی ہے مَیں نے اُن کو بُلایا اور کہا چلو تمہیں وہ درخت دِکھا آؤں۔ پس میں باہر کی طرف لے گیا۔ جب درخت کے قریب پہنچے، جہاں قریب ایک باغ بھی تھا تو میں نے اپنی بیوی سے پوچھا محمود کہاں ہے؟ اس نے کہا بہشت میں پھر کہا قبر کے بہشت میں!" (تذکرہ ص۸۳۲)

(۵) — حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مصلح موعودؓ کی نسبت اپنے اشعار میں فرماتے ہیں ؎

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دن محبُوب میرا
کروں گا دُور اُس مہ سے اندھیرا

دِکھاؤں گا کہ اک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دِل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مصلح موعودؓ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی نظر میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی پیر منظور احمد صاحبؓ جو حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کے تعلق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ ہی مصلح موعود ہیں اس نظریہ کی تصدیق کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ سے استفسار کیا تو فوراً آپؓ نے فرمایا :-

"ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے مِلا کرتے ہیں۔ اور اُن کا ادب کرتے ہیں"

پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے نزدیک مصلح موعود کا کتنا بلند مقام تھا۔

مصلح موعودؓ مولوی محمد علی صاحب کی نظر میں

مولوی محمد علی صاحب سابق امیر اہلِ پیغام ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ صفحہ ۱۹۳ پر لکھتے ہیں :-

"...... دوسرا وعدہ جو اس سلسلہ کو دیا گیا ہے وہ اس کے بانی علیہ السلام کی وفات کے بعد ظہور پذیر ہونے والا ہے۔ اور وہ ان الفاظ میں ہے کہ جاعل الّذین اتّبعوک فوق الّذین کفروا اِلیٰ یوم القیٰمۃ۔ پہلے وعدہ کا پورا ہونا صاف بتا رہا ہے کہ دوسرا وعدہ بھی پورا ہو کر رہے گا۔ یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ آپ کے ایک لڑکے کے ذریعہ سے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے سلسلہ کی رہنمائی کے لئے مامور ہوگا۔ یہ سلسلہ بڑا اقتدار اور قوت حاصل کرے گا"

سیدنا محمودؓ اپنی نظر میں

(۱)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعودؓ نے ۱۹۴۴ء میں حلفیہ طور پر اس امر کا اعلان فرمایا :-

"میں اس واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افتراء کرنے والا کبھی بچ نہیں سکتا۔ کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان پر یہ خبر دی کہ مَیں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور مَیں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا پر قائم ہوگی"۔

(الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

(۲) — اسی طرح ۱۹۴۴ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا :-

"اللہ تعالےٰ کے اِذن اور اسی کے انکشاف کے ماتحت میں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ وہ مصلح موعود جس نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے ماتحت دنیا میں آنا تھا اور جس کے متعلق یہ مقدر تھا کہ وہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا۔ اور اس کا وجود خدا کے جلالی نشانات کا حامل ہوگا وہ مَیں ہی ہوں۔ اور میرے ذریعہ ہی وہ پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک موعود بیٹے کے متعلق فرمائی تھیں"۔

(۳) — لاہور کے جلسہ مصلح موعود میں آپؓ نے فرمایا :-

"میرے سامنے دینِ اسلام کے خلاف جو شخص بھی آواز کو بلند کرے گا اس کی آواز کو دبا دیا جائے گا۔ جو شخص میرے مقابلہ میں کھڑا ہوگا وہ ذلیل کیا جائے گا اور رسوا کیا جائے گا۔ وہ تباہ و برباد کیا جائے گا۔ مگر خدا بڑی عزّت کے ساتھ میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور اس کی تائید کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد قائم کریگا .... مَیں ابھی سترہ اٹھارہ سال کا ہی تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔ اے محمود! میں اپنی ذات ہی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یقیناً جو تیرے متبع ہوں گے وہ قیامت تک منکروں پر غالب رہیں گے....."

(الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

(۴) — ۱۹۴۴ء ہی میں حضرت مصلح موعودؓ نے ایک رؤیا دیکھی اور اسی رؤیا میں مندرجہ ذیل الفاظ آپ کی زبانِ مبارک پر جاری ہوئے جن سے آپ کے بلند مقام کا اندازہ ہوتا ہے :-

"اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُهٗ وَخَلِیْفَتُهٗ"۔

یعنی مَیں ہی مسیح موعود کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں۔ یہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُن الفاظ سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آپؑ کی زبان پر جاری ہوئے تھے۔ کس قدر مشابہت رکھتے ہیں کہ :-

"وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا"۔

(۵) — آخر میں وہ اقتباس بھی ہدیۂ قارئین کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جس میں آپ نہایت عاجزی اور انکساری سے اپنے متعلق فرماتے ہیں اور نہایت لطیف طرزِ استدلال سے اپنے حقیقی مقام کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ :-

"یاد رہے کہ میں کسی خوبی کا اپنے لئے دعویدار نہیں ہوں۔ مَیں فقط خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہوں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو دُنیا میں قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیار بنایا ہے۔ اس سے زیادہ نہ مجھے کوئی دعویٰ ہے نہ مجھے کسی دعویٰ میں خوشی ہے۔ میری ساری خوشی اسی میں ہے کہ میری خاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھیتی میں کھاد کے طور پر کام آجائے۔ اور اللہ تعالیٰ مجھ پر راضی ہوجائے۔ اور میرا خاتمہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے قیام کی کوشش پر ہو"۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء)

حرفِ آخر

ایسے بابرکت اور خدا کے برگزیدہ بندے دنیا میں بار بار نہیں آیا کرتے۔ اور جب آتے ہیں تو دنیا میں انقلاب پیدا کر جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ اللہ کا نور وہ فخرِ رُسل وہ حسن و احسان میں مسیحا کا نظیر۔ اللہ تعالےٰ کی رُوح اور مسیحی نفس لے کر پچیس سال کی بھرپور جوانی میں مسیح کے تخت پر جلوہ افروز ہؤا۔ اور اپنے اکیاون سالہ خلافت کے درخشندہ دَور میں بلکہ شعور سنبھالنے کی پہلی سانس سے لے کر اپنی زیست کے آخری لمحات تک اعلائے کلمۃ اللہ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور قرآن کریم کی فضیلت کے ظاہر کرنے میں صرف کیا — کہیں زورِ خطابت سے دِلوں کو گرماتا رہا۔ تو کہیں اشہبِ قلم کو حقائق و معارف کے میدانوں میں دوڑاتا رہا۔ بہتوں کو اپنے مسیحی نفس سے پاک کیا۔ اور بہتوں کو اپنے علومِ ظاہری و باطنی سے منوّر کیا۔ دُنیا کے کناروں تک اسلام کا جھنڈا لہرا دیا۔ اور قوموں کو اللہ تعالیٰ کے اِذن سے برکت عطا کیا۔ اور جماعت کو ایسے مستحکم نظام سے ہم آہنگ کر دیا کہ رہتی دُنیا تک اس کی بنیادیں متزلزل نہ ہوسکیں گی انشاء اللہ۔

وہ بیج جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بویا گیا تھا۔ اس مبارک وجود کے عہد میں ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر گیا۔ اور قومیں اس کے سایہ تلے آرام پانے کے لئے جوق در جوق آنے لگیں۔ تب وہ مصلح موعود زمین کے کناروں تک شہرت پا کر، زمین و آسمان اور اس کی فضاؤں میں اپنی خوشگوار یادیں چھوڑ کر اور رضوانِ یار کا ہار پہن کر اس کی جنت میں ابدی بسیرا کرنے کے لئے اپنے مولائے حقیقی کے پاس، اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف چلا گیا۔

دُنیا ترسے گی ایسے وجود کے لئے۔ اور جب تک کہ پرندے اُڑتے رہیں گے اور زمین پر انسان سانس لیتے رہیں گے دُنیا اس کو یاد کرتی رہے گی۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے اس موقع پر کیا خوب فرمایا ہے ؎

جو اُس نے عطا کی تھی وہ نعمت اُسے پہنچی
رو دیا کئے ہم اس کی امانت اُسے پہنچی

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے جاری فرمودہ نظام کے مطابق اصلاحِ نفس اور تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے کام کو زیادہ سے زیادہ سرانجام دینے کی مقدور بھر توفیق عطا فرمائے آمین ٭

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک

جن مخلصین نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک میں اپنے مخلصانہ وعدہ جات فرمائے تھے ان میں سے بعض احباب کی طرف سے اس مد میں کوئی رقم تاحال موصول نہیں ہوئی۔ اور بعض احباب کی طرف سے اپنے وعدہ کے بالمقابل وصولی بہت کم ہوئی ہے۔ اس صورت میں ایسے احباب کیلئے میعادِ مقررہ تک جو اکتوبر ۱۹۷۳ء تک ختم ہو جائے گی۔ اپنے وعدہ کی کل رقم ادا کرنا مشکل ہو جائے گا۔

ایسے مخلصین بھی ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یا تو کل رقم یکمشت ادا کر دی یا پھر تھوڑی مدت بعد میں۔ اکثر جماعتوں کے سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں بھی وعدہ کنندگان کا حساب بھجوایا جا چکا ہے۔ اس لئے احباب کوشش فرمائیں کہ ابھی سے ماہوار اقساط کی صورت میں ادائیگی شروع کر دی جائے۔ تاکہ میعادِ مقررہ تک اپنے وعدہ کی کل رقم آسانی سے ادا کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور ہمیشہ حافظ و ناصر رہے آمین ٭

ناظر بیت المال آمد قادیان

حضرت مصلح موعودؓ کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے — کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

(المصلح الموعودؓ)

از مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

خدا تعالیٰ، قادر و توانا ہستی کے دُنیا میں عجب اور محیّر العقول کام ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ آج سے چودہ سو برس قبل عرب کی بے آب و گیاہ بستی میں ایک یتیم بچہ پیدا ہؤا۔ دائیوں نے اُسے دُودھ پلانے کے لئے نہ لیا۔ آخر ایک دائی نے جسے دُوسرا کوئی بچہ نہ مل سکا تھا اُسے لے لیا۔ بکریاں چراتا رہا۔ ذرا بڑا ہؤا تو ماں کی ماتا اور دادا کی شفقت سے محروم ہو گیا۔ چچا سرپرست بنا، یہ بچہ گوشہ نشین اور تنہائی پسند تھا۔ مکہ کے قریب ایک غار میں چلا جاتا۔ گھنٹوں بیٹھتا اور خدا کی یاد میں مگن رہتا۔ ایک دن اسی غار میں خدا کا فرشتہ نوعِ انسان کے لئے حیاتِ ابدی کا پیغام لے کر پہنچا اور کہا اقرأ باسم ربّك الذين خلق. خلق الانسان من علق. اقرأ و ربّك الاكرم الّذى علّم بالقلم علّم الانسان مالم يعلم. تب وہ غار کی تنہائیوں سے نکل کر قوم کے پاس آیا۔ اور کہا کہ خدا نے مجھے تمہاری۔ اور ساری دنیا اور آنے والی ساری قوموں اور ساری نسلوں اور سب ملکوں کی ہدایت کا ابدی پیغام دے کر بھیجا ہے۔ تم اس کی پیروی کرو۔

آپؐ نے فرمایا :-

لا يؤمن احد كم حتّٰى اكون احب اليه من والدهٖ وولدهٖ والناس اجمعين۔ (بخاری و مسلم)

کہ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مجھے اپنے باپ، اپنی اولاد اور دیگر تمام ہی نوعِ انسان سے بڑھ کر محبوب نہ رکھے۔

آج اس بات کو گذرے ہوئے ٹھیک چودہ سو برس ہوئے لیکن دُنیا میں کسی ماں نے ایسا لال نہیں جنا جو اس دُرِّ یتیم کی بات کو جھٹلانے کی جرأت کر سکے۔ مجدّد۔ ولی۔ اور نیک و خدا رسیدہ لوگ آئے اور لاکھوں کی تعداد میں آئے۔ وہ سب کے سب اسی کی غلامی کا دم بھرنے والے تھے۔ پھر کوئی ہندوستان میں پیدا ہؤا تو کوئی ایران میں تو کوئی عرب میں لیکن سب کی زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے ترانوں سے معمور تھی۔ آج جس ولی اور مصلح موعودؓ کا ذکر مطلوب ہے وہ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو قادیان کی سرزمین میں پیدا ہؤا۔ جلد جلد بڑھا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائی۔ لاکھوں انسانوں نے اس کی غلامی میں خدا کو پایا۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہؤا کہ وہ اپنے وقت کا سب سے بڑا عاشقِ رسُولؐ تھا۔ اور ایسا ہونا لازمی تھا کیونکہ پیشگوئی میں فرمایا گیا تھا کہ :-

" اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لائے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھُلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کو جو کچھ حاصل ہؤا وہ آقائے نامدار حضرت رسول کریم صلعم کی غلامی کے طفیل ہؤا۔ آپ خود فرماتے ہیں ؎

محمدؐ میرے تن میں مثلِ جاں ہے
یہ ہے مشہور جاں ہے تو جہاں ہے

دُنیا کو ایک چیلنج

نیز فرمایا :-

"خدا نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ مَیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دُنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ میں دُنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔ دنیا زور لگا لے وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے۔ عیسائی بادشاہ بھی اور اُن کی حکومتیں بھی مل جائیں۔ یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے۔ دُنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار اور طاقتور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں پھر بھی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی۔ اور خدا میری دُعاؤں اور تدبیروں کے سامنے اُن کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیامیٹ کر دے گا۔ اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزّت کو قائم کرے گا۔ اور اس وقت تک دُنیا کو نہیں چھوڑیگا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دُنیا میں قائم نہ ہو جائے۔ اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دُنیا کا نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء)

نصف صدی سے زیادہ تک اسلام کا یہ بطلِ جلیل مسندِ خلافت پر رونق افروز رہا۔ اس دوران میں دشمنانِ اسلام نے کئی بار اپنی نادانی اور کور چشمی کی وجہ سے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر نار وا حملے کئے اور آپؐ کی شان کے خلاف ہر قسم کا کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی۔ ہر موقعہ پر اسلام کا یہ بطلِ جلیل مخالفین کے سامنے سینہ سپر رہا۔ یہ فرض کبھی تحریرات کے ذریعہ سے ادا ہوتا اور کبھی عملی تدابیر کے ذریعہ سے جیسے تقاریر کے ذریعہ۔ چنانچہ جلسہ ہائے سیرت النبیؐ اور یوم پیشوایانِ مذاہب کا قیام انہی تدابیر حسنہ کا حصّہ ہیں۔ اس طرح اس عاشقِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے محبوب آقا کے ساتھ محبت اور عشق کا عملی ثبوت بہم پہنچایا۔

حضورؐ کے متعلق آپؓ کی غیرت

ایک موقعہ پر ایک نامور غیر مبائع نے محض الزام تراشی کے رنگ میں لکھا کہ گویا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور آپؓ کی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مان کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ (نعوذ باللہ من ذٰلک) اس کے جواب میں حضرت مصلح موعودؓ نے جس رنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت کے گہرے جذبات کا اظہار فرمایا وہ ایک دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔

حضورؓ نے فرمایا :-

" نادان انسان ہم پر یہ الزام لگاتا ہے کہ مسیح موعود کو نبی مان کر گویا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ اُسے کسی کے دِل کا حال کیا معلوم۔ اُسے اس محبت اور پیار اور عشق کا علم کس طرح ہو جو میرے دِل کے ہر گوشہ میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ وہ کیا جانے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میرے اندر کس طرح سرایت کر گئی ہے۔ وہ میری جان ہے، وہ میرا دل ہے، میری مراد ہے، میرا مطلوب ہے، اس کی غلامی میرے لئے عزّت کا باعث ہے۔ اس کی کفش برداری مجھے تختِ شاہی سے بڑھ کر معلوم دیتی ہے اس کے گھر کی جاروب کشی کے مقابلہ میں بادشاہت ہفت اقلیم ہیچ ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا پیارا ہے۔ پھر مَیں کیوں نہ اُس سے پیار کروں، وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے۔ پھر مَیں کیوں اُس سے محبت نہ کروں۔ وہ خدا کا مقرّب ہے پھر میں کیوں اُس کا قُرب تلاش نہ کروں۔ میرا حال مسیح موعود کے اس شعر کے مطابق ہے

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم !!
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اور یہی محبت تو ہے جو مجھے اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ بابِ نبوت کے بکلّی بند ہونے کے عقیدہ کو جہاں تک ہو سکے باطل کروں کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے۔"

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۸۵-۸۶)

حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی

حضورؓ کی زندگی کے عام ادوار پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ساری زندگی اسی محور کے گرد گھومتی ہے۔ آپ کا ہر لمحہ اسی فکر میں گذرتا ہے کہ کسی طرح میرے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا میں روشن ہو۔ رات دن۔ سوتے جاگتے۔ اٹھتے بیٹھتے یہی خیال آپ کے اندر سسکیاں لیتا رہا۔ آپ کی زندگی کی ہر حرکت و سکون اسی کوشش میں صرف ہوتی۔ اور آپؓ کی زندگی سراپا سنّتِ نبویؐ کے مطابق تھی۔ روایت میں آتا ہے کہ آپؓ کبھی کرسی پر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھ کر نہ بیٹھتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کبھی ایسے نہ بیٹھتے تھے اسی طرح رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات بکثرت سے فرماتے۔ یتیموں، بیواؤں اور غریبوں، ناداروں کی ہمیشہ خبر گیری فرماتے چونکہ آنحضرت صلعم کے اوصافِ حمیدہ میں سے ایک یہ بھی ہے غرضکہ آپ معمولی معمولی باتوں کا بھی سنّتِ نبویؐ کے مطابق خیال فرماتے تھے۔ اور اس طرح سیدنا حضرت مصلح موعود نے [illegible] ہستی پر فنا وارد کر کے آنحضرت صلعم کی اطاعت فرمانبرداری

... نمایاں ... اعلیٰ اور حسین نمونہ دکھایا۔ آپ کا دماغ ... رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں منور تھا۔ اگر آپ کو کوئی دھن تھی تو صرف یہی کہ دُنیا ان کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو جلد پہچان لے۔ اور اُن کی غلامی کا جُوا اپنی گردن پر رکھ لے۔ ہر قسم کے رنج و راحت، حزن و اضطراب سب خدا اور خدا کے رسُول کی خاطر تھے۔ آپ رضؓ کا ہر قول و فعل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے قیام کے لئے تھا۔

حضورؓ کی ایک دُعا

ایک موقعہ پر اہالیانِ ربوہ کے لئے دعا کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:۔

"ہم اُس سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ یہاں (یعنی ربوہ ناقل) کے رہنے والوں میں دین کا اتنا جوش پیدا کر دے، دین کی اتنی محبت پیدا کر دے، محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا عشق پیدا کر دے کہ وہ پاگلوں کی طرح دنیا میں نکل جائیں۔ اور اس وقت تک گھر نہ لوٹیں جب تک دُنیا کے کونے کونے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم نہ ہو جائے۔ بیشک دنیا کہے گی یہ لوگ پاگل ہیں۔ مگر ایک دن آئے گا اور یقیناً آئے گا۔ یہ آسمان ٹل سکتا ہے، یہ زمین ٹل سکتی ہے مگر یہ وعدہ نہیں ٹل سکتا کہ خدا ہمارے ہاتھ سے **محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت دُنیا میں قائم کر دے گا۔** وہ لوگ جو آج ہمیں پاگل کہتے ہیں شرمندہ ہو کر کہیں گے کہ اس چیز نے تو ہو کر ہی رہنا تھا۔ آثار ہی نظر آ رہے تھے جن سے ثابت ہوتا تھا کہ یہ چیز ضرور وقوع میں آئے گی۔"

(خطبہ فرمودہ ۲۰ر ستمبر ۱۹۴۸ء)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے عشق و محبت کا اظہار اپنے منظوم کلام میں بھی فرمایا ہے چند اشعار یہاں بطور نمونہ ملاحظہ ہوں۔ حضورؓ فرماتے ہیں ؎

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے!
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے!
خبر لے اے مسیحا دردِ دل کی
ترے بیمار کا دم گھٹ رہا ہے
میرا ہر ذرہ ہو قربانِ احمدؐ
میرے دِل کا یہی اِک مُدّعا ہے
اُسی کے عشق میں نکلے مری جاں
کہ یادِ یار میں بھی اِک مزا ہے
مجھے اس بات پر ہے فخر محمود
میرا معشوق محبُوبِ خدا ہے

آخر میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی تقریر کا وہ اقتباس پیش کرتا ہوں جس پر زمین و

آسمان گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح آپؓ کی خواہش کو پورا فرمایا۔ آپؓ فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ مَیں کسی خوبی کا اپنے اندر دعویدار نہیں ہوں۔ مَیں فقط خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہُوں اور محمد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شان کو دُنیا میں قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیار بنایا اس سے زیادہ نہ مجھے کوئی دعویٰ ہے اور نہ کسی دعویٰ میں خوشی ہے۔ خوشی اسی میں ہے کہ میری خاک محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی کھیتی میں کھاد کے طور پر کام آجائے اور اللہ تعالیٰ مجھ پر راضی ہو جائے اور میرا خاتمہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے دین کے قیام کی کوشش پر ہو۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء)

سچّے عاشقِ زار کی طرح آپؓ نے اپنی آخری دلی آرزو اور تمنّا کا اظہار کرتے ہوئے جو فرمایا اس کا عملی نمونہ بھی رہتی دُنیا تک قائم کر دیا۔ یعنے ؎

دیکھ لینا ایک دِن خواہش بر آئیگی میری
میرا ہر ذرّہ محمدؐ پر فدا ہو جائے گا

بلاشبہ یہ عاشقِ صادق جب تک اِس دُنیا میں رہا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم کے دین کی اشاعت میں لگا رہا۔ اور جب اپنے کام کو پُورا کر کے اللہؐ کو پیارا ہو گیا تو اپنے پیچھے نہ مٹنے والے اعمالِ صالحہ چھوڑ گیا جو ایک دُنیا کو دعوتِ عمل دیتے رہیں گے۔ اور والباقیات الصالحات کا زندہ جاوید نمونہ بنے رہیں گے ـــــ!!

رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہُ۔

تصحیح

خاکسار کی تقریر کی قسطِ اوّل کے آخر میں جو مصرعہ ثانی ہے اس میں لفظ "سمندر" کی بجائے لفظ "سُخن ور" ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

خاکسار حکیم محمد دین مبلغ سلسلہ مقیم کلکتہ

عظیم الشّان مجمُوعہ و خزانہ نشانات فضل و رحمت

بقیہ صفحہ (۶)

اور میدانِ مقابلہ سے گریز کر گئے۔ اور اسلام کا نام چار دانگِ عالم میں روشن ہونے لگا اور دُنیا نے اس امر کو تسلیم کر لیا کہ احمدیہ تحریک فی الحقیقت اسلام کی نشأۃِ ثانیہ ہے۔ علماءِ اسلام اگر پہلے مغربی تہذیب سے مرعوب تھے تو اب وہ تحریکِ احمدیت سے بھی مرعوب ہیں۔ یہ تحریک اسلام کی علمبردار اور امن کی حامی ہے۔ اور اخلاقی اور رُوحانی قدروں کی آئینہ دار ہے۔ اس لئے وہ مستحکم بنیادوں پر قائم و استوار ہے۔ اب اس کے ذریعہ سے دن بدن اسلام کو استحکام و وسعت حاصل ہو گی۔ یہ تحریک لازوال اور ابدی و دائمی تحریک ہے۔ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے قدم بلند و محکم مینار پر پڑنے کا وقت قریب آچکا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو الہام ہؤا ہے کہ "بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منارِ بلند تر محکم افتاد۔" (تذکرہ صفحہ) یہی وجہ ہے کہ جو بھی تحریک اس کے خلاف اُٹھتی ہے وہ اپنی موت آپ مر جاتی ہے مگر اس کا ہر قدم بلندی کی طرف اُٹھتا چلا جاتا ہے۔

غلبۂ اسلام کو قریب تر لانے کا ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے ارشاد فرمایا ہے:۔

"مَیں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ غلبۂ اسلام کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے اپنی قربانیوں کے معیار کو اُونچا کرے۔ جماعت کی قربانیاں اور اللہ تعالیٰ کا پیار ہمارے سامنے ہے۔ ...... یہ محض خدا کا فضل ہے جو اس نے اپنے وعدہ کہ ان کے اموال میں برکت دی جائے گی کے نتیجہ میں جو ایک روپیہ انہوں نے دیا اس کے بدلہ میں ان کو اور اُن کے خاندان کو دس ہزار روپیہ سے بھی زائد خدا نے دیا...... اللہ تعالیٰ کا فضل بڑی وضاحت سے یہ شہادت دے رہا ہے کہ تم ایک روپیہ میری راہ میں خرچ کرو مَیں دس ہزار روپیہ تمہیں دوں گا۔"

پس آگے بڑھیں اور وقفِ جدید کے نئے سال کے وعدے بڑھ چڑھ کر پیش کریں۔ اور جو دوست ابھی تک اس مالی جہاد میں شامل نہیں ہیں اُن کو چاہیئے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا وہ ارشاد جو حضورؓ نے وقفِ جدید کے بارے میں فرمایا تھا کہ "خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں مَیں اس مقصد کو بہرحال پورا کروں گا۔" اپنے سامنے رکھیں۔ احباب جلد سے جلد اپنے وعدہ جات بھجوا کر ادائیگی کی طرف بھی فوری طور پر متوجہ ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان)

درخواست ہائے دُعا

(۱) مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس آف سرینگر مارچ کے مہینے میں ایم۔ ایس کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ نیز اپنے لڑکے ناصر احمد کی خرابیٔ صحت سے پریشان ہیں عزیز موصوف کی شفائے کاملہ کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

(۲) مکرم عطاء الرحمٰن صاحب موسیٰ بنی مائینز کے چھوٹے لڑکے کو خدا کے فضل سے ملازمت مل گئی ہے۔ اس میں ترقی اور برکت کے لئے نیز برادرِ نسبتی کے بی۔ اے کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لیے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (مینیجر اخبار بدر قادیان)

(۳) مکرم مولوی سید مبشر الدین احمد صاحب معلم وقفِ جدید کا ایک زخم ناسُور کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ آپریشن کرنے کے بعد اچھا ہو گیا تھا۔ کئی سال کے بعد گذشتہ ۸ر فروری کو دوبارہ آپریشن کروانا پڑا۔ بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم موصوف کو شفائے عاجلہ کاملہ بخشے آمین۔ خاکسار بدر الدین احمد انسپکٹر وقفِ جدید قادیان

(۴) مطیع اللہ صاحب لون آسنور سے اطلاع دیتے ہیں کہ سید نثار احمد صاحب پسر قطب الدین صاحب سخت بیمار ہیں اور اسلام آباد ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار مرزا وسیم احمد قادیان

(۵) خاکسار کے گھر میں زچگی ہونے والی ہے۔ اہلیہ کی طبیعت کمزوری کے سبب ناساز ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد اسلم خان پوری۔

(۶) مکرم قریشی فضل حق صاحب اور مکرم حافظ عبد العزیز صاحب مقامی طور پر بیمار ہیں اور علاج کے لئے امرتسر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب اُن ہر دو درویشان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر دُعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)

پروگرام دورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال قادیان

صوبہ اُڑیسہ بنگال۔ بہار اور یو۔پی۔ از مورخہ ۲۲ر فروری ۷۳ء

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اُڑیسہ۔ بنگال۔ بہار اور یو۔پی کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب، تیرّ انسپکٹر بیت المال مورخہ ۲۲ر فروری ۱۹۷۳ء سے پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق دورہ فرما رہے ہیں۔
جملہ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ خاص کر وصولی چندہ جات و دیگر اُمور میں انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کماحقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال، آمد قادیان)

نمبر	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نمبر	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
۱	قادیان	-	-	۲۲-۲-۷۳	۳۲	رانچی سملیہ	۱۷ ۴/۷۳	۱	۱۸ ۴/۷۳
۲	روڑکلہ	۲۵ ۲/۷۳	۲	۲۸ ۲/۷۳	۳۳	بھاگلپور برہ پورہ	۱۹	۳	۲۲
۳	بلانگیر	۲۸	۱	۲۹	۳۴	خانپور ملکی	۲۲	۱	۲۳
۴	بسنہ پردہ	۲۹	۱	۱ ۳/۷۳	۳۵	بلاری	۲۳	۱	۲۴
۵	کٹک	۲ ۳/۷۳	۲	۵ ۳/۷۳	۳۶	پکوڑ	۲۴	۱	۲۵
۶	بھبنیشور	۵	۱	۶	۳۷	مونگھیر	۲۵	۱	۲۶
۷	خوردہ کیرنگ	۶	۳	۹	۳۸	ادرین	۲۶	۱	۲۷
۸	نرگاؤں	۹	۱	۱۰	۳۹	گیا اردل	۲۷	۱	۲۸
۹	مانکاگوڑا	۱۰	۱	۱۱	۴۰	مظفرپور	۲۹	۱	۳۰
۱۰	نیاگڑھ	۱۱	۱	۱۲	۴۱	پٹنہ	۳۰	۱	۱ ۵/۷۳
۱۱	سونگھڑہ	۱۲	۲	۱۴	۴۲	آرہ	۱ ۵/۷۳	۱	۲
۱۲	کیندرہ پاڑا	۱۴	۱	۱۵	۴۳	بنارس بھدوہی	۳	۲	۵
۱۳	سرونیاگاؤں	۱۵	۱	۱۶	۴۴	فیض آباد	۵	۱	۶
۱۴	چودوار	۱۶	۲	۱۸	۴۵	گونڈہ	۶	۱	۷
۱۵	غنچہ پاڑا	۱۸	۱	۱۹	۴۶	لکھنؤ	۷	۱	۸
۱۶	کوٹ پلر	۱۹	۱	۲۰	۴۷	کانپور	۸	۲	۱۰
۱۷	پینکال	۲۰	۱	۲۱	۴۸	راٹھ مسکرا	۱۰	۲	۱۲
۱۸	کرڈاپلی	۲۱	۱	۲۲	۴۹	سودھا قمہریا	۱۲	۱	۱۳
۱۹	ارکھ پٹنہ	۲۲	۱	۲۳	۵۰	چرگاؤں	۱۳	۱	۱۴
۲۰	کٹک	۲۳	۱	۲۴	۵۱	کامٹاکشن گنج	۱۵	۲	۱۷
۲۱	تاراکوٹ	۲۴	۱	۲۵	۵۲	جے پور	۱۸	۱	۱۹
۲۲	بھدرک	۲۵	۱	۲۶	۵۳	ساندھن	۲۰	۱	۲۱
۲۳	سورو	۲۶	۱	۲۷	۵۴	صالح نگر	۲۱	۱	۲۲
۲۴	کلکتہ	۲۸	۵	۲ ۴/۷۳	۵۵	علی پور کھیڑہ	۲۲	۱	۲۳
۲۵	ڈائمنڈہاربر	۲ ۴/۷۳	۱	۳ ۴/۷۳	۵۶	ننگلہ گھنو	۲۳	۱	۲۴
۲۶	بھرت پور ابراہیم پور	۴ ۴/۷۳	۱	۵	۵۷	بریلی	۲۵	۱	۲۶
۲۷	کیتھا۔ سندرپور تانگرام	۵	۲	۷	۵۸	شاہجہانپور کٹیا	۲۶	۲	۲۸
					۵۹	امروہہ	۲۸	۱	۲۹
۲۸	کلکتہ	۸ ۴/۷۳	۴	۱۲ ۴/۷۳	۶۰	دہلی	۲۹	۱	۳۱
۲۹	جمشید پور	۱۲	۲	۱۴	۶۱	میرٹھ انچولی	۳۱	۱	۱ ۶/۷۳
۳۰	چائے باسہ	۱۴	۱	۱۵	۶۲	بیجوپورہ	۲ ۶/۷۳	۱	۳
۳۱	موسٰی بنی مائنز	۱۵	۲	۱۷	۶۳	قادیان	۴ ۶/۷۳	-	-

درویش فنڈ

وہ خوش قسمت احباب جنہوں نے اپنے محبوب آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قدردانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ اپنے درویش بھائیوں کی مدد فرمائی ہے اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت دے۔ اہل ثروت احباب کے علاوہ باقی دوست بھی صرف ۱۲/- روپے سالانہ ادا کر کے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس مقدس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ جن مخلصین نے درویش فنڈ میں وعدے کر رکھے ہیں وہ جلد ادائیگی کر کے ممنون فرماویں۔ ناظر بیت المال آمد قادیان

"قومیں اُس سے برکت پائیں گی" بقیہ اداریہ صفحہ ۲

اگرچہ مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ اپنا کام نہایت درجہ کمال اور خوبی سے سرانجام دے کر اپنے نفسی نقطہ آسمان پر اپنے خالقِ حقیقی کے پاس بُلا لئے گئے ہیں۔ لیکن بھلائی اور نیکی کے جن پروگراموں کو آپ شروع کر گئے وہ کبھی ختم ہونے والے ہی نہیں۔ اس لئے جب تک یہ پروگرام چلتے رہیں گے تب تک دُنیا میں آپؓ کی برکتوں کا سلسلہ بھی جاری و ساری رہے گا۔ اور ہر قدردان کے دِل کی گہرائی سے یہ دُعا بھی آپؓ کے حق میں ہمیشہ ہی نکلتی رہے گی کہ ؎

ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

آمین برحمتک یا ارحم الرّاحمین

دورانِ سال جلسے و یوم التبلیغ منانے کا پروگرام

ہر سال مرکز کے زیر اہتمام دورانِ سال میں جماعتیں مندرجہ ذیل تفصیل سے جلسے و یوم التبلیغ منایا کرتی ہیں۔ امسال ۱۳۵۲ہش بمطابق ۱۹۷۳ء میں جلسوں و یوم التبلیغ منانے کے لئے بھی عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ پروگرام کے مطابق اپنی اپنی جماعتوں میں ان تاریخوں میں جلسے منعقد کرائیں اور یوم التبلیغ منائیں۔ اور کارگذاری کی رپورٹیں بروقت نظارت ہذا میں بھجوائیں۔
مبلغین کرام اس پروگرام کو نوٹ فرمالیں اور اس کے مطابق پوری توجہ سے عمل کریں۔

(۱) جلسہ یوم مصلح موعود — ۲۰ر تبلیغ (۲۰ر فروری ۱۹۷۳ء) بروز منگل
(۲) " " مسیح موعود — ۲۳ر امان (۲۳ر مارچ ۱۹۷۳ء) بروز جمعۃ المبارک
(۳) " " پیشوایانِ مذاہب — ۸ر شہادت (۸ر اپریل ۱۹۷۳ء) بروز اتوار
(۴) " سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم — ۱۶ر " (۱۶ر " " ") " پیر
(۵) " یوم خلافت — ۲۷ر ہجرت (۲۷ر مئی ۱۹۷۳ء) " اتوار
(۶) امتحان کتب سلسلہ — ۱۴ر اخاء (۱۴ر اکتوبر ۱۹۷۳ء) " اتوار
(۷) یوم التبلیغ (سال میں دو بار) ★ احسان (جون) کی کسی ایک اتوار کو
★ ۲۸ر اخاء (۲۸ر اکتوبر ۱۹۷۳ء) بروز اتوار

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

بہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ نمبر ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

23-1652 / 23-5222 {فون نمبرز} {"Autocentre" تار کا پتہ

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ نمبر ۱۲

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں:-

AZAD TRADING CORPORATION
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12.

Phone. 35 Registered with the registrar of news papers for India at No. R. N. 61/57 Regd No. P 67

The Weekly **BADR** Qadian

Muslah-i-Maud Number

Vol. 22 22, February 1973 No 8

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات عالیہ

"مَیں جماعت کے مَردوں اور عورتوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہمیں اپنا نمونہ ایسا بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے جیسے خدا کے نبیوں کی جماعتوں کا نمونہ ہوتا رہا ہے۔ اور ہونا چاہیئے۔ دُنیا کی نگاہیں ہم پر ہیں۔ اور دُنیا کی امیدیں بھی ہمارے ساتھ وابستہ ہیں۔ ایک طرف دُنیا اِس نقطۂ نگاہ سے دیکھ رہی ہے کہ اگر ہم میں کوئی کمزوری پائی جائے تو وہ ہم پر اعتراض کرے اور ہمارے سلسلہ کو بدنام کرے۔ اور دوسری طرف وہ اس نقطۂ نگاہ سے ہمیں دیکھ رہی ہے کہ شاید اس کی کامیابی کے اور سارے ذرائع ناکام رہیں گے۔ اور شاید اس کی امیدیں بھی انہی پاگلوں کے دعویٰ سے وابستہ ہیں جو آج جماعت احمدیہ میں شامل ہیں۔ وہ ہماری کمزوریوں پر اعتراض بھی کرتے ہیں۔ اور اس اُمید میں بار بار ہماری طرف دیکھتے ہیں کہ اگر یہ حقیر اور مظلوم جماعت کامیاب ہوگئی تو ہم بچ جائیں گے اور اگر یہ جماعت تباہ ہوگئی تو ہم بھی تباہ ہو جائیں گے۔ غرض دو مختلف نقطہ ہائے نگاہ سے دُنیا ہماری طرف دیکھ رہی ہے .... اس سلسلہ میں سب سے پہلا اور مقدم فرض جو ایک مسلمان کا ہے وہ خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔ قرآن کریم نے عبادت کے لئے ہر جگہ اقامۃ الصلوٰۃ کے الفاظ رکھے ہیں جن میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اقامۃ صلوٰۃ کے بغیر درحقیقت کوئی عبادت عبادت نہیں کہلا سکتی۔ جب تک نماز باجماعت ادا نہ کی جائے۔ سوائے اس کے کہ انسان بیمار یا معذور ہو، اس وقت تک اس کی نماز خدا تعالیٰ کے حضور قبول نہیں ہو سکتی ...... دوسری چیز جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ محنت کی عادت ہے میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بہت سے نوجوانوں میں محنت کی عادت نہیں پائی جاتی۔ ذرا بھی محنت کا کام اُن کے سامنے آجائے تو وہ گھبرا جاتے اور اپنے فرض کے ادا کرنے میں کوتاہی سے کام لینے لگ جاتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک نقص ہے جو ان میں پایا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نظر آتا ہے کہ اگر وہ واقعہ آگیا جس میں دُنیا کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنی پڑیں تو اس قسم کے لوگ خواہ اس وقت قربانی بھی کریں، ان کی قربانی چنداں مفید نہیں ہوگی کیونکہ محنت سے گھبرانے والے اپنے فرائضِ منصبی کو ادا کرنے کی نسبت آرام زیادہ پسند کرتے ہیں۔ پس ہر جگہ کی جماعت کو خصوصاً خدام الاحمدیہ کو مَیں اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ انصار اللہ سے مل کر ایسی کوشش کریں کہ ہر احمدی اپنے اوقات کو صحیح طور پر صرف کرنے کی عادت اپنے اندر پیدا کرے۔ اور جو کام اس کے سپرد کیا جائے اس کے متعلق وہ کوئی بہانہ نہ بنائے۔ بہانہ بنانا ایک خطرناک چیز ہے۔ جس سے قوم تباہ ہو جاتی ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء)